

Globethics Repository



Al-Nur al-Mubin fi Hayat al-Nabi al-Amin

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository.
More information on Globethics see <https://www.globethics.net>. Data and content policy of Globethics Repository see <https://repository.globethics.net/pages/policy>.

Item Type	Book
Authors	Al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Manshurat Minhaj al-Quran
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-09-14 22:43:30
Link to Item	http://hdl.handle.net/20.500.12424/187756

سلسلہ أربعينات

حياة النبي ﷺ

النُّورُ الْمُبِينُ
في
حياة النبي الأمين ﷺ

﴿حيات النبي ﷺ پر چالیس احادیث مبارکہ﴾

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز



جملہ حقوق بحق تحریکِ منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : **النُّورُ الْمُبِينُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ ﷺ**

﴿حضور ﷺ کے جسد اقدس کے ساتھ حیات

ہونے پر چالیس احادیث مبارکہ﴾

تالیف : **شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری**

معاون ترجمہ و تخریج : **حافظ ظہیر احمد الاسنادی**

إهتمام اشاعت : **فرید ملّت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ Research.com.pk**

مطبع : **منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور**

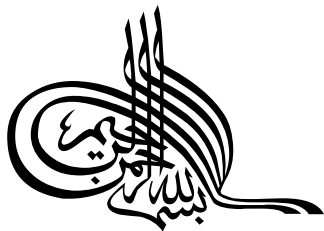
إشاعتِ اوّل : **ستمبر 2010ء (1,100)**

قیمت : **60/- روپے**



نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاج القرآن کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk



مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالْثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَمِنْ عَجَمٍ

﴿صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّم﴾

حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔اے۔) ۱-۴ / ۱-۸۰ پی آئی وی،
 مؤرخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومت بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم
 ۴ / ۹۷۰-۷۳، مؤرخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ کی
 چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔اے / اے ڈی (لابریری)، مؤرخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛
 اور حکومت آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / انتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱ /
 ۹۲، مؤرخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف
 کردہ کتب تمام تعلیمی اداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

حرفِ آغاز

اہل علم وسعادت نے اپنے اپنے دور کی ضرورت اور تقاضوں کے مطابق لوگوں کے علم و فکر اور عقیدہ و عمل کی حفاظت اور پختگی کے لیے چھوٹے بڑے مجموعہ ہائے احادیث مرتب فرمائے۔ ان مجموعہ ہائے احادیث میں سے ہی ایک قسم اربعین کی ہے جس سے مراد چالیس احادیث مبارکہ کا مجموعہ ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کا شمار عصر حاضر کے اُن جلیل القدر محدثین میں ہوتا ہے جنہوں نے دورِ جدید کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے عوام و خواص دونوں کی علمی و فکری رہنمائی اور عقیدہ و عمل کی پختگی کے لیے اسلاف کی روایات کے مطابق جہاں المنہاج السوی، ہدایۃ الأمة اور جامع السنۃ جیسے نہایت مستند اور ضخیم مجموعہ ہائے احادیث مرتب فرمائے، وہیں تبلیغ و اشاعتِ حدیث کی فضیلت اور اس سے حاصل ہونے والے دُنیوی و اُخروی فیوض و برکات سمیٹنے کے لیے بصورتِ اربعین مختصر مجموعہ ہائے احادیث مرتب کرنے کی علمی روایت کو بھی آگے بڑھایا تاکہ وسائل و ذرائع کی کمی اور قلتِ وقت کے شکار لوگ فرموداتِ رسول ﷺ سے مستفید ہو سکیں۔

حضور نبی اکرم ﷺ اور اسی طرح دیگر تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا اپنے مزاراتِ مبارکہ میں جسموں کے ساتھ زندہ ہونا، انہیں رزق عطا کیا جانا، ان کا نماز ادا کرنا، حج ادا کرنا اور احوالِ اُمت پر مطلع رہنا ایک ایسا امرِ قطعی ہے جس کے بارے میں روایاتِ تواتر کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں۔ اس امر کو تسلیم کرنے میں کوئی

شے مانع نہیں کہ صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، صوفیاء، محدثین، مفسرین اور فقہاء وغیرہم تمام ائمہ متقدمین و متاخرین کا اسی عقیدہ پر اجماع ہے۔

زیر نظر ”اربعین“ میں حضور نبی اکرم ﷺ اور اسی طرح دیگر تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا اپنے مزاراتِ مبارکہ میں جسموں کے ساتھ زندہ ہونے، انہیں رزق دیے جانے، اُن کے نماز و حج ادا کرنے اور احوالِ اُمت پر مطلع رہنے کے حوالے سے مستند ذخیرہ حدیث سے چالیس احادیثِ مبارکہ اور اقوالِ ائمہ جمع کیے گئے ہیں۔ زیر نظر اربعین شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کی تالیف ”الْعَظْمَةُ النَّبَوِيَّةُ فِي الْخَصَائِصِ الْبُرْخَانِيَّةِ (حضور ﷺ کے برزخی خصائصِ مبارکہ)“ سے ماخوذ ہے، جس میں موضوعِ زیر بحث پر جمع کی گئی احادیث زیادہ تعداد میں ہیں۔ نیز ائمہ و محدثین کرام کے توضیحات و تشریحات بھی بالتحصیل درج کی گئی ہیں۔ جب کہ اربعین ہذا میں ضخامت کے خوف سے احادیث کی تخریج اور ائمہ کے توضیحی و تشریحی اقوال کافی کم کر دیے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں کماحقہ فرموداتِ نبوی سے استفادہ کرنے اور راہِ حق کو پہچاننے اور اُس پر بساط بھر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

(حافظ ظہیر احمد الاسنادی)

ریسرچ اسکالر، فریڈملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

الآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. كَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ

شَهِيدًا ۝ (النساء، ۴ : ۴۱)

”پھر اس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے حبیب!) ہم آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گے“

۲. وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ط وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ

ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ

لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا ۝ (النساء، ۴ : ۶۴)

”اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے“

۳. وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ ط وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ

وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۝ (الأنفال، ۸: ۳۳)

”اور (درحقیقت بات یہ ہے کہ) اللہ کی یہ شان نہیں کہ ان پر عذاب فرمائے در آنحالیکہ (اے حبیبِ مکرم!) آپ بھی ان میں (موجود) ہوں، اور نہ ہی اللہ ایسی حالت میں ان پر عذاب فرمانے والا ہے کہ وہ (اس سے) مغفرت طلب کر رہے ہوں ۝“

۴. وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ أَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَى هَؤُلَاءِ ۖ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تَبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ۝ (النحل، ۱۶: ۸۹)

”اور (یہ) وہ دن ہوگا (جب) ہم ہر امت میں انہی میں سے خود ان پر ایک گواہ اٹھائیں گے اور (اے حبیبِ مکرم!) ہم آپ کو ان سب (امتوں اور پیغمبروں) پر گواہ بنا کر لائیں گے، اور ہم نے آپ پر وہ عظیم کتاب نازل فرمائی ہے جو ہر چیز کا بڑا واضح بیان ہے اور مسلمانوں کے لیے ہدایت اور رحمت اور بشارت ہے ۝“

۵. النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ ۚ

(الأحزاب، ۶: ۳۳)

”یہ نبی (مکرم ﷺ) مومنوں کے ساتھ اُن کی جانوں سے زیادہ قریب

اور حقدار ہیں اور آپ کی ازواج (مطہرات) اُن کی مائیں ہیں۔“

۶. وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمُوتَ بَلْ أَحْيَاءٌ
وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ۝ (البقرة، ۲: ۱۵۴)

”اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مت کہا کرو کہ یہ مُردہ ہیں، (وہ مُردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں لیکن تمہیں (ان کی زندگی کا) شعور نہیں۔“

۷. وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ
عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۝ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ لَا يَسْتَبْشِرُونَ
بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُونَ ۝ (آل عمران، ۳: ۱۶۹-۱۷۰)

”اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے جائیں انہیں ہرگز مردہ خیال (بھی) نہ کرنا، بلکہ وہ اپنے رب کے حضور زندہ ہیں انہیں (جنت کی نعمتوں کا) رزق دیا جاتا ہے ۝ وہ (حیاتِ جاودانی کی) ان (نعمتوں) پر فرحان و شاداں رہتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرما رکھی ہیں اور اپنے ان پچھلوں سے بھی جو (تاحال) ان سے نہیں مل سکے (انہیں ایمان اور طاعت کی راہ پر دیکھ کر) خوش ہوتے ہیں کہ ان پر بھی نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے ۝“

الْأَحَادِيثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ قُبِضَ، وَفِيهِ النَّفْخَةُ، وَفِيهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثَرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ، فَإِنْ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةً عَلَيَّ، قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ تُعَرِّضُ صَلَاتَنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ؟ قَالَ: يَقُولُونَ: بَلَيْتَ. قَالَ: إِنَّ اللَّهَ ﻋَﻠَﻴْكَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ.

١: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب فضل يوم الجمعة وليلة الجمعة، ٢٧٥/١، الرقم: ١٠٤٧، وأيضاً في كتاب الصلاة، باب في الاستغفار، ٨٨/٢، الرقم: ١٥٣١، والنسائي في السنن، كتاب الجمعة، باب بإكثار الصلاة على النبي ﷺ يوم الجمعة، ٩١/٣، الرقم: ١٣٧٤، وأيضاً في السنن الكبرى، ٥١٩/١، الرقم: ١٦٦٦، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة، باب في فضل الجمعة، ٣٤٥/١، الرقم: ١٠٨٥، والدارمي في السنن، ٤٤٥/١، الرقم: ١٥٧٢، وأحمد بن حنبل —

وفي رواية: فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ
تَأْكُلَ أَجْسَامَنَا.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَاللَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ
خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ

..... في المسند، ۸/۴، الرقم: ۱۶۲۰۷، وابن أبي شيبة في المصنف،
۲/۲۵۳، الرقم: ۸۶۹۷، وابن خزيمة في الصحيح، ۳/۱۱۸،
الرقم: ۱۷۳۳-۱۷۳۴، وابن حبان في الصحيح، ۳/۱۹۰،
الرقم: ۹۱۰، والحاكم في المستدرک، ۱/۴۱۳، الرقم: ۱۰۲۹،
والبزار في المسند، ۸/۴۱۱، الرقم: ۳۴۸۵، والطبراني في
المعجم الأوسط، ۵/۹۷، الرقم: ۴۷۸۰، وأيضاً في المعجم
الكبير، ۱/۲۶۱، الرقم: ۵۸۹، والبيهقي في السنن الصغرى،
۱/۳۷۱، الرقم: ۶۳۴، وأيضاً في السنن الكبرى، ۳/۲۴۸،
الرقم: ۵۷۸۹، وأيضاً في شعب الإيمان، ۳/۱۰۹، الرقم:
۳۰۲۹، والجهضمي في فضل الصلاة على النبي ﷺ، ۳۷،
الرقم: ۲۲، والوادياشي في تحفة المحتاج، ۱/۵۲۴، الرقم:
۶۶۱، والعسقلاني في فتح الباري، ۱۱/۳۷۰، والعجلوني في
كشف الخفاء، ۱/۱۹۰، الرقم: ۵۰۱، وابن كثير في تفسير
القرآن العظيم، ۳/۵۱۵۔

الْبُخَارِيِّ. وَقَالَ الْوَادِيَّاشِيُّ: صَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الْعُسْقَلَانِيُّ: وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ. وَقَالَ الْعَجْلُونِيُّ: رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ: وَقَدْ صَحَّحَ هَذَا الْحَدِيثَ ابْنُ خُزَيْمَةَ، وَابْنُ حِبَّانَ، وَالذَّارِقُطْنِيُّ، وَالنَّوَوِيُّ فِي الْأَذْكَارِ.

”حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک تمہارے دنوں میں سے جمعہ کا دن سب سے بہتر ہے اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن انہوں نے وفات پائی اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن سخت آواز ظاہر ہوگی۔ پس اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ کے وصال کے بعد آپ کو کیسے پیش کیا جائے گا؟ کیا آپ کا جسد مبارک خاک میں نہیں مل چکا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں ایسا نہیں ہے) اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام (علیہم السلام) کے جسموں کو (کھانا یا کسی بھی قسم کا نقصان پہنچانا) حرام فرما دیا ہے۔“

”ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ بزرگ و برتر نے زمین پر حرام قرار دیا ہے کہ وہ ہمارے جسموں کو کھائے۔“

اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، احمد ابن حزمیہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح

ہے اور امام وادیشی نے بھی فرمایا: اسے امام ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے۔ اور امام عسقلانی نے فرمایا: اسے امام ابن خزیمہ نے صحیح قرار دیا ہے اور امام عجلمونی نے فرمایا: اسے امام بیہقی نے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ علامہ ابن کثیر نے فرمایا: اسے امام ابن خزیمہ، ابن حبان، دارقطنی اور نووی نے الأذکار میں صحیح قرار دیا ہے۔

۲. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَكْثَرُوْا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّهُ مَشْهُودٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ، وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتَّى يَقْرَعَ مِنْهَا. قَالَ: قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ، إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ، فَنَبِيُّ اللَّهِ حَيٌّ يُرْزَقُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٍ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٍ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ. وَقَالَ الْمُنَاوِيُّ: قَالَ الدَّمِيرِيُّ: رَجَالُهُ ثِقَاتٌ. وَقَالَ الْعَجْلُونِيُّ: حَسَنٌ.

۲: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ذكر وفاته ودفنه ﷺ، ۵۲۴/۱، الرقم: ۱۶۳۷، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳۲۸/۲، الرقم: ۲۵۸۲، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۵۱۵/۳، ۴۹۳/۴، والمنووي في فيض القدير، ۸۷/۲، والعجلوني في كشف الخفاء، ۱۹۰/۱، الرقم: ۵۰۱۔

”حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، یہ یوم مشہود (یعنی میری بارگاہ میں فرشتوں کی خصوصی حاضری کا دن) ہے۔ اس دن فرشتے (خصوصی طور پر کثرت سے میری بارگاہ میں) حاضر ہوتے ہیں، جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اُس کے فارغ ہونے تک اُس کا درود میرے سامنے پیش کر دیا جاتا ہے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اور آپ کے وصال کے بعد (کیا ہوگا)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (میری ظاہری) وفات کے بعد بھی (میرے سامنے اسی طرح پیش کیا جائے گا کیوں کہ) اللہ تعالیٰ نے زمین کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اُسے رزق بھی عطا کیا جاتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اسے امام ابن ماجہ نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام مناوی نے بیان کیا کہ امام دمیری نے فرمایا: اس کے رجال ثقات ہیں۔ امام عجلونی نے بھی اسے حدیث حسن کہا ہے۔

۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ

۳: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب المناسك، باب زيارة القبور، ۲/۲۱۸، الرقم: ۲۰۴۱، وأحمد بن حنبل في المسند، —

أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالتَّبْرَانِيُّ وَالبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ:
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاتُهُ ثَقَاتٌ. وَقَالَ الهَيْثَمِيُّ: وَفِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ
الْإِسْكَندَرَانِيُّ وَلَمْ أَعْرِفْهُ وَمَهْدِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ ثَقَّةٌ..... وَبَقِيَّةُ رَجَالِهِ ثَقَاتٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
(میری اُمت میں سے کوئی شخص) ایسا نہیں جو مجھ پر سلام بھیجے مگر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر
میری روح واپس لوٹا دی ہوئی ہے یہاں تک کہ میں ہر سلام کرنے والے (کو اُس)
کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔“

اس حدیث کو امام ابو داود، احمد، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ نیز
امام عسقلانی نے فرمایا: اسے امام ابو داود نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقف
ہیں۔ امام ہیثمی نے بھی فرمایا: اس کی سند میں عبد اللہ بن یزید الاسکندرانی راوی کو میں
نہیں جانتا جبکہ مہدی بن جعفر اور دیگر تمام راوی ثقات ہیں۔

..... ۵۲۷/۲، الرقم: ۱۰۸۶۷، والطبراني في المعجم الأوسط،
۲۶۲/۳، الرقم: ۳۰۹۲، ۹۳۲۹، والبيهقي في السنن الكبرى،
۲۴۵/۵، الرقم: ۱۰۰۵۰، وأيضاً في شعب الإيمان، ۲/۲۱۷،
الرقم: ۵۱۸۱ - ۴۱۶۱، وابن راهويه في المسند، ۱/۴۵۳،
الرقم: ۵۲۶، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۱۰/۱۶۲۔

۴. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَتَيْتُ، (وفي رواية هَذَاب:) مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى لَيْلَةً أُسْرِيَ بِي عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: معراج کی شب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، (اور ہَذَاب کی ایک روایت کے مطابق) سرخ ٹیلے کے پاس سے میرا گزر ہوا (تو میں نے دیکھا کہ) حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے۔“

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۵. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءُ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ.

۴: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب من فضائل موسى عليه السلام، ۱۸۴۵/۴، الرقم: ۲۳۷۵، والنسائي في السنن، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب ذكر صلاة نبي الله موسى عليه السلام، ۲۱۵/۳، الرقم: ۱۶۱-۱۶۳۲، وأيضاً في السنن الكبرى، ۴۱۹/۱، الرقم: ۱۳۲۸۔

۵: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۱۴۷/۶، الرقم: ۳۴۲۵، وابن عدي في الكامل، ۳۲۷/۲، الرقم: ۴۶۰، والديلمي في مسند —

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَابْنُ عَدِيٍّ وَابْنُ الْهَيْثَمِيِّ وَاللَّيْلَمِيُّ.
وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ: وَأَرْجُو أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَجُلٌ أَبِي يَعْلَى
ثِقَاتٌ. وَقَالَ الشُّوْكَانِيُّ: فَقَدْ صَحَّحَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَأَلْفَ فِي ذَلِكَ جُزْءًا. وَقَالَ
الزُّرْقَانِيُّ: وَجَمَعَ الْبَيْهَقِيُّ كِتَابًا لَطِيفًا فِي حَيَاةِ الْأَنْبِيَاءِ وَرَوَى فِيهِ بِإِسْنَادٍ
صَحِيحٍ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه مَرْفُوعًا.

”حضرت انس بن مالک رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے
فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں حیات ہیں اور نماز بھی پڑھتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام ابو یعلیٰ، ابن عدی، بیہقی اور دیلمی نے ثقہ راویوں سے
بیان کیا ہے۔ اور امام ابن عدی نے فرمایا: اس حدیث کی سند میں کوئی نقص نہیں
ہے۔ اور امام بیہقی نے بھی فرمایا: امام ابو یعلیٰ کے رجال ثقات ہیں۔ اور علامہ شوکانی

..... الفردوس، ۱/۱۱۹، الرقم: ۴۰۳، والعسقلاني في فتح الباري،
۶/۴۸۷، وأيضًا في لسان الميزان، ۲/۱۷۵، ۲۴۶، الرقم:
۷۸۷، ۱۰۳۳، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۸/۲۱۱،
والسيوطي في شرحه على سنن النسائي، ۴/۱۱۰، والعظيم
آبادي في عون المعبود، ۶/۱۹، وقال: وألفت عن ذلك تأليفا
سميته: انتباه الأذكياء بحياة الأنبياء، والمنأوي في فيض القدير،
۳/۱۸۴، والشوكانى في نيل الأوطار، ۵/۱۷۸، والزرقاني في
شرحہ علی موطأ الإمام مالک، ۴/۳۵۷۔

نے فرمایا: اسے امام بیہقی نے صحیح قرار دیا ہے اور حیاتِ انبیاء علیہم السلام پر انہوں نے ایک جزء (صحیح احادیث کی مختصر سی کتاب) بھی تالیف کی ہے۔ اسی طرح امام زرقلانی نے بھی فرمایا کہ امام بیہقی نے حیاتِ انبیاء علیہم السلام پر ایک نہایت لطیف کتاب تالیف کی ہے جس میں انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایاتِ اسنادِ صحیح کے ساتھ بیان کی ہیں۔

وقال العسقلاني في "الفتح": قَدْ جَمَعَ الْبَيْهَقِيُّ كِتَابًا لَطِيفًا فِي حَيَاةِ الْأَنْبِيَاءِ فِي قُبُورِهِمْ أَوْ رَدَّ فِيهِ حَدِيثُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءُ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ. أَخْرَجَهُ مِنْ طَرِيقِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ وَهُوَ مِنْ رِجَالِ الصَّحِيحِ عَنِ الْمُسْتَلَمِ بْنِ سَعِيدٍ وَقَدْ وَثَّقَهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانَ عَنِ الْحَجَّاجِ الْأَسْوَدِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي زِيَادٍ الْبَصْرِيُّ وَقَدْ وَثَّقَهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَعِينٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْهُ وَأَخْرَجَهُ أَيْضًا أَبُو يَعْلَى فِي مُسْنَدِهِ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَخْرَجَهُ الْبَزَّازُ وَصَحَّحَهُ الْبَيْهَقِيُّ. (۱)

”امام عسقلانی فتح الباری میں بیان کرتے ہیں کہ امام بیہقی نے انبیاء کرام علیہم السلام کے اپنی قبروں میں زندہ ہونے کے بارے میں (صحیح احادیث پر مشتمل) ایک خوبصورت کتاب لکھی ہے جس میں انہوں نے

(۱) ذکرہ العسقلاني في فتح الباري، ۶/۴۸۷۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بھی وارد کی ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور میں (حیاتِ طاہری کی طرح ہی) زندہ ہوتے ہیں اور صلاۃ بھی ادا کرتے ہیں۔ یہ حدیث انہوں نے مسیحی بن ابی کثیر کے طریق سے روایت کی ہے اور وہ صحیح حدیث کے راویوں میں سے ہیں۔ انہوں نے مستلم بن سعید سے روایت کی اور امام احمد بن حنبل نے بھی انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابن حبان نے یہ حدیث حجاج اسود سے روایت کی ہے اور وہ ابن ابی زید البصری ہیں اور انہیں بھی امام احمد بن حنبل نے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابن معین نے بھی حضرت ثابت سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ امام ابو یعلیٰ نے بھی اپنی مسند میں اسی طریق سے یہ حدیث روایت کی ہے اور امام بزار نے بھی اس کی تخریج کی ہے اور امام بیہقی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔“

۶. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: فَرَضَ اللَّهُ

۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب كيف فرضت الصلاة في الإسراء، ۱/ ۱۳۶، الرقم: ۳۴۲، وأيضاً في كتاب الأنبياء، باب ذكر إدريس وهو جد أبي نوح ويقال جد نوح، ۳/ ۱۲۱۷، الرقم: ۳۱۶۴، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الإسراء برسول الله ﷺ إلى السماوات وفرض الصلوات، ۱/ ۱۴۸، الرقم: ۱۶۳۔

عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً، فَرَجَعْتُ بِذَالِكَ، حَتَّى مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى، فَقَالَ: مَا فَرَضَ اللَّهُ لَكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ خَمْسِينَ صَلَاةً، قَالَ: فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَالِكَ، فَرَاَجَعَنِي فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، قُلْتُ: وَضَعَ شَطْرَهَا، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبِّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ، فَرَاَجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَالِكَ، فَرَاَجَعْتُهُ، فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ، لَا يُبَدِّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبِّكَ، فَقُلْتُ: اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى انْتَهَى بِي إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ، ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا فِيهَا حَبَائِلُ اللُّؤْلُؤِ، وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (ہب معراج) اللہ تعالیٰ نے میری اُمت پر پچاس نمازیں فرض کیں تو میں ان (نمازوں) کے ساتھ واپس آیا یہاں تک کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے سوال کیا: اللہ تعالیٰ نے آپ کی اُمت کے لیے آپ پر کیا فرض

کیا ہے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔ انہوں نے کہا: اپنے رب کی طرف واپس جائیے کیوں کہ آپ کی اُمت اس (کی ادائیگی) کی طاقت نہیں رکھتی۔ پس انہوں نے مجھے واپس لوٹا دیا۔ (میری درخواست پر) اللہ تعالیٰ نے ان کا ایک حصہ کم کر دیا۔ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف واپس گیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک حصہ کم کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا: اپنے رب کی طرف (پھر) جائیے کیوں کہ آپ کی اُمت میں ان کی (ادائیگی کی) طاقت بھی نہیں ہے۔ پس میں واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کا ایک حصہ اور کم کر دیا۔ میں ان کی طرف آیا تو انہوں نے پھر کہا: اپنے رب کی طرف جائیے کیونکہ آپ کی امت میں ان کی ادائیگی کی طاقت بھی نہیں ہے۔ میں واپس لوٹا تو (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: یہ (ہیں تو) پانچ (نمازیں) مگر (ثواب کے اعتبار سے) پچاس (کے برابر) ہیں۔ میرے ہاں احکامات تبدیل نہیں ہوا کرتے۔ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: اپنے رب کی طرف جائیے (اور مزید کمی کے لیے درخواست کیجیے) میں نے کہا: مجھے اب اپنے رب سے حیا آتی ہے۔ پھر (جبرائیل علیہ السلام) مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے جسے مختلف رنگوں نے ڈھانپ رکھا تھا، نہیں معلوم کہ وہ کیا ہیں؟ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا جس میں موتیوں کے ہار ہیں اور اس کی مٹی مشک (کی مانند خوشبودار) ہے۔‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَيْدَةُ أُسْرِيَ بِهِ لَقِيتُ مُوسَى قَالَ: فَتَعْتَهُ فَإِذَا رَجُلٌ حَسْبْتُهُ. قَالَ: مُضْطَرِبُّ رَجُلٍ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ قَالَ: وَلَقِيتُ عِيسَى فَتَعْتَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: رُبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدَهُ بِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شبِ معراج میری حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وصف یوں بیان فرمایا: وہ دبلے پتلے، دراز قد، گھنگریالے بالوں والے ایسے آدمی ہیں جیسے قبیلہ شَنْوۃ کے لوگ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی ملاقات ہوئی۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اُن کا حلیہ بیان فرمایا کہ یہ درمیانہ قد، سرخ رنگ والے (اور ایسے تروتازہ ہیں) گویا ابھی حمام سے (نہا کر) نکلے ہیں اور میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بھی ملا اور میں اُن کی ساری اولاد میں سب سے زیادہ اُن سے مشابہ ہوں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب قول الله تعالى:

واذكر في الكتاب مريم، ۳/ ۱۲۶۹، الرقم: ۳۲۵۴، ومسلم في

الصحيح، كتاب الإيمان، باب الإسراء برسول الله ﷺ إلى

السموات، ۱/ ۱۵۴، الرقم: ۱۶۸۔

۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْهَيْطَنَّ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا وَإِمَامًا مُقْسِطًا، وَلَيْسَلُكَنَّ فَجًّا حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ بَنِيَّتَهُمَا، وَلِيَأْتِيَنَّ قَبْرِي حَتَّى يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَلَا رَدْنَ عَلَيْهِ. يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَيُّ بَنِي أَخِي، إِنْ رَأَيْتُمُوهُ فَقُولُوا: أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْرَأُكَ السَّلَامَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام عادل حاکم اور منصف امام کے طور پر ضرور اتریں گے۔ وہ فوری طور پر حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت سے چل پڑیں گے اور میری قبر پر ضرور آئیں گے، مجھے سلام کریں گے اور میں انہیں ضرور جواب دوں گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے (راوی سے) فرمایا: اے میرے بھتیجے! اگر آپ کو ان کی زیارت کی سعادت حاصل ہو تو ان سے عرض کرنا کہ ابو ہریرہ نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے۔“

اس حدیث کو امام حاکم، ابن عساکر اور متقی ہندی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۸: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۵۱/۲، الرقم: ۴۱۶۲، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ۴۷/۴۹۳، والهندي في كنز العمال، ۱۴/۱۶۶، الرقم: ۳۸۸۵۱۔

۹. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحَجَرِ، وَقَرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ، فَسَأَلْتَنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أَثْبِتْهَا، فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ قَطُّ، قَالَ: فَرَفَعَهُ اللَّهُ لِي أَنْظُرَ إِلَيْهِ. مَا يَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ بِهِ. وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِذَا مُوسَى عليه السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبُ جَعْدٍ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ. وَإِذَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَائِمٌ يُصَلِّي، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرُوَّةَ بَنٍ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيِّ. وَإِذَا إِبْرَاهِيمُ عليه السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ (يَعْنِي نَفْسَهُ) فَحَانَتْ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ، قَالَ قَائِلٌ: يَا مُحَمَّدُ، هَذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ. فَالْتَفَتُ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (شبِ معراج) میں نے خود کو حطیم کعبہ میں پایا اور قریش مجھ سے سفرِ معراج کے

۹: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب ذكر المسيح ابن مريم والمسيح الدجال، ۱/ ۱۵۶، الرقم: ۱۷۸، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/ ۴۵۵، الرقم: ۱۱۴۸۰۔

بارے میں سوالات کر رہے تھے۔ اُنہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی کچھ چیزیں پوچھیں جنہیں میں نے (یادداشت میں) محفوظ نہیں رکھا تھا جس کی وجہ سے میں اتنا پریشان ہوا کہ اس سے پہلے کبھی اتنا پریشان نہیں ہوا تھا، تب اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اُٹھا کر میرے سامنے رکھ دیا۔ وہ مجھ سے بیت المقدس کے متعلق جو بھی چیز پوچھتے ہیں (دیکھ دیکھ کر) انہیں بتاتا چلا گیا اور میں نے خود کو انبیاء کی ایک جماعت میں پایا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے، اور وہ قبیلہ شنوہ کے لوگوں کی طرح گھنگریالے بالوں والے تھے اور پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے اور عروہ بن مسعود ثقفی اُن سے بہت مشابہ ہیں، اور پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے اور تمہارے آقا (یعنی خود حضور نبی اکرم ﷺ) ان کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ ہیں پھر نماز کا وقت آیا، اور میں نے ان سب انبیاء علیہم السلام کی امامت کرائی۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے ایک کہنے والے نے کہا: یہ مالک ہیں جو جہنم کے داروغہ ہیں، انہیں سلام کیجیے۔ پس میں ان کی طرف متوجہ ہوا تو انہوں نے (مجھ سے) پہلے مجھے سلام کیا۔“

اسے امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۰. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۱۰: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۲۳/۲، الرقم: ۴۰۸۷، وابن

قتيبة في تأويل مختلف الحديث، ۳۲۱/۱۔

يَقُولُ وَهُوَ يَصِفَ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ رَأَاهُ فِي السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ قَالَ:
رَأَيْتُ رَجُلًا صُورَتُهُ كَصُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ. فَقُلْتُ: يَا جَبْرِئِلُ،
مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا أَخُوكَ يُوسُفُ. قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: وَكَانَ اللَّهُ قَدْ
أَعْطَى يُوسُفَ مِنَ الْحُسْنِ وَالْهَيْبَةِ مَا لَمْ يُعْطِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ
قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ حَتَّى كَانَ يُقَالُ وَاللَّهِ، أَعْلَمُ أَنَّهُ أُعْطِيَ نِصْفَ الْحُسْنِ
وَقُسِمَ النِّصْفُ الْآخَرُ بَيْنَ النَّاسِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ قُتَيْبَةَ.

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی
اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، اس وقت آپ ﷺ حضرت یوسف علیہ السلام کے
اوصاف بیان کر رہے تھے جب آپ ﷺ نے انہیں (معراج کی رات) تیسرے
آسمان پر دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ای: ایسے شخص کو دیکھا جس کی
صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح تھی۔ پس میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ
کون ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: یہ آپ کے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔ ابن
اسحاق کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو وہ حسن و رعب عطا کر رکھا تھا
جو عالمین میں سے آپ سے پہلے اور نہ آپ کے بعد کسی کو عطا کیا گیا۔ یہاں تک
کہ کہا جاتا تھا کہ اللہ کی قسم! میں یہ جانتا ہوں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو پورے حسن
کا آدھا حصہ اور دوسرا آدھا حصہ (تمام دنیا کے) لوگوں کو عطا ہوا۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور ابن قتیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۱. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى ابْنِ عِمْرَانَ عليه السلام فِي هَذَا الْوَادِي مُحْرَمًا بَيْنَ قَطَوَاتَيْنِ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو يَعْلَى وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گویا میں (اس وقت بھی) حضرت موسیٰ بن عمران عليه السلام کو اس وادی میں دو قَطَوانی چادروں میں حالتِ احرام میں دیکھ رہا ہوں۔“

اس حدیث کو امام طبرانی، ابویعلیٰ اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام منذری اور بیہقی نے فرمایا: اس کی اسناد حسن ہے۔

۱۱: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۰/۱۴۲، الرقم: ۱۰۲۵۵،
وأيضاً في المعجم الأوسط، ۶/۳۰۸، الرقم: ۶۴۸۷، وأبو يعلى
في المسند، ۹/۲۷، الرقم: ۵۰۹۳، والمنذري في الترتيب
والتهذيب، ۲/۱۱۸، الرقم: ۱۷۴۰، والهيثمي في مجمع الزوائد،
۳/۲۲۱، وأيضاً، ۸/۲۰۴۔

١٢. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى عَلَى وَادِي الْأَزْرَقِ فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: وَادِي الْأَزْرَقِ. فَقَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ مُهْبِطًا لَهُ خُورًا إِلَى اللَّهِ بِالتَّكْبِيرِ. ثُمَّ أَتَى عَلَى ثَنِيَّةٍ فَقَالَ: مَا هَذِهِ الثَّنِيَّةُ؟ قَالُوا: ثَنِيَّةٌ كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ خَطَامُهَا لَيْفٌ وَهُوَ يَلَيِّي وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ صُوفٌ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ حَبَّانٍ وَأَبُو نُعَيْمٍ وَأَبُو عَوَانَةَ وَالطَّبْرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ وادی اُزرق کی طرف تشریف لائے اور دریافت فرمایا: یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ وادی اُزرق ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: گویا کہ میں موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ اس وادی میں اللہ تعالیٰ

١٢: أخرجه الحاكم في المستدرک، ٣٧٣/٢، ٦٣٨، الرقم: ٣٣١٣،

٤١٢٣، وابن حبان في الصحيح، ١٠٣/١٤، الرقم: ٦٢١٩،

والطبراني في المعجم الكبير، ١٠٩/١٢، الرقم: ١٢٧٥٦، وأبو

نعيم في حلية الأولياء، ٢٢٣/٢، ٩٦/٣، وأبو عوانة في المسند،

٤٢١/٢، الرقم: ٣٦٨٢۔

کی کبریائی بیان کرتے ہوئے اتر رہے ہیں۔ پھر آپ ﷺ ایک پہاڑی راستے کی طرف تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کون سا پہاڑی راستہ ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یہ فلاں فلاں پہاڑی راستہ ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: گویا میں حضرت یونس بن متی (علیہ السلام) کو سرخ کنگریا لے بالوں والی اونٹنی پر بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ اُس اونٹنی کی لگام کھجور کی چھال کی ہے اور آپ تبلیہ کہہ رہے ہیں اور آپ نے اُن کا جبہ زیب تن کیا ہوا ہے۔“

اس حدیث کو امام حاکم، ابن حبان، ابو نعیم، ابو عوانہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

۱۳. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: لَقَدْ سَلَكَ فَجَّ الرُّوحَاءِ سَبْعُونَ نَبِيًّا حُجَّاجًا عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوفِ، وَلَقَدْ صَلَّى فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ سَبْعُونَ نَبِيًّا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَجَالُهُ ثِقَاتٌ.

۱۳: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۵۳/۲، الرقم: ۴۱۶۹،
والطبراني في المعجم الكبير، ۴۷۴/۱۲، الرقم: ۱۳۵۲۵،
والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۷۷/۵، الرقم: ۹۶۱۸،
والفاكهي في أخبار مكة، ۲۶۶/۴، الرقم: ۲۵۹۴، والهيثمي
في مجمع الزوائد، ۲۹۷/۳۔

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ روحاء کے راستے پر ستر انبیاء کرام علیہم السلام حج کی غرض سے گزرے ہیں جو اُون کے کپڑے زیب تن کیے ہوئے تھے اور مسجد خیف میں ستر انبیاء علیہم السلام نے نماز ادا کی۔“

اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۱۴. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ الْخَيْفِ سَبْعُونَ نَبِيًّا مِنْهُمْ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ عِبَاءَتَانِ قِطَوَانِيَّتَانِ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَى بَعِيرٍ مِنْ إِبِلِ شَنْوَةَ مَخْطُومٌ بِخُطَامٍ لَيْفٍ لَهُ ضِفْرَانٍ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو نَعِيمٍ وَالْفَاكِهِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی

۱۴: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۴۵۲/۱۱، الرقم: ۱۲۲۸۳، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱۰/۲، وابن عدي في الكامل، ۵۸/۶، والفاكهي في أخبار مكة، ۲۶۶/۴، الرقم: ۲۵۹۳، والديلمي في مسند الفردوس، ۳۹۲/۲، الرقم: ۳۷۴۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۲۱/۳، ۲۹۷۔

اکرم ﷺ نے فرمایا: مسجد خیف میں ستر انبیاء کرام علیہم السلام نے نماز ادا کی جن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی شامل تھے، گویا میں (اس وقت بھی) ان کی طرف دیکھ رہا ہوں اور ان پر دو قوطانی چادریں تھیں اور وہ حالت احرام میں قبیلہ شبنوہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ پر سوار تھے جس کی نکیل کھجور کی چھال کی تھی جس کی دو رسیاں تھیں۔“

اس حدیث کو امام طبرانی، ابونعیم اور فاکہی نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس کے رجال ثقافت ہیں۔

۱۵. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ وَكُلَّ بَقَرٍ مَلَكًا أَعْطَاهُ اسْمًا عَ الْخَلَائِقِ، فَلَا يُصَلِّيَ عَلَيَّ أَحَدٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، إِلَّا بَلَّغَنِي بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ، هَذَا فَلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلَّى عَلَيْكَ.

رَوَاهُ الْبُزَّارُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: فِيهِ ابْنُ الْحَمِيرِيِّ لَا أَعْرِفُهُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

۱۵: أخرجه البزار في المسند، ۲۵۵/۴، الرقم: ۱۴۲۵، ۱۴۲۶،
والبخاري في التاريخ الكبير، ۴۱۶/۶، الرقم: ۲۸۳۱، وابن
حيان في العظمة، ۷۶۲/۲، الرقم: ۱، والهيثمى في مجمع
الزوائد، ۱۰/۱۶۲۔

وروی ابو الشیخ ابن حیان وَلَفْظُهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَلَكًا أَعْطَاهُ أَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ كُلِّهِمْ، فَهُوَ قَائِمٌ عَلَى قَبْرِي، إِذَا مِتُّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً إِلَّا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، صَلِّ عَلَيْكَ فَلَانٌ، فَيُصَلِّي الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَيَّ ذَالِكَ الرَّجُلِ بِكُلِّ وَاحِدٍ عَشْرًا.

”حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کی آوازیں سننے (اور سمجھنے) کی قوت عطا فرمائی ہے، پس روز قیامت تک جو بھی مجھ پر درود پڑھے گا، وہ فرشتہ اس درود پڑھنے والے کا نام اور اس کے والد کا نام مجھے پہنچائے گا، اور عرض کرے گا: یا رسول اللہ! فلاں بن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے۔“

اس حدیث کو امام بزار اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں اور منذری نے بھی روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس کی سند میں ابن حمیری راوی کو میں نہیں جانتا، اس کے علاوہ تمام رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

”ابو شیخ ابن حیان کی روایت کے الفاظ یوں ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کی آواز سننے (اور سمجھنے) کی قوت عطا فرمائی ہے، پس وہ فرشتہ میرے وصال کے بعد میری قبر پر قیامت تک کھڑا رہے گا۔ پس میری امت میں سے جو شخص بھی مجھ پر درود بھیجے گا، وہ فرشتہ اس کا نام اور اس کے باپ کا نام لے گا اور کہے گا: یا محمد! (میرے آقا!) فلاں شخص نے آپ کی خدمت میں درود بھیجا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اس شخص پر ہر ایک درود کے بدلے میں دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔“

۱۶. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِئِ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ يُعَلِّمُ النَّاسَ التَّشَهُّدَ يَقُولُ: قُولُوا: اَلْحَيَّاتُ لِلّٰهِ، الزَّائِكِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ

۱۶: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب النداء بالصلاة، باب التشهد في الصلاة، ۹۰/۱-۹۱، الرقم: ۲۰۳-۲۰۶، والشافعي في المسند، ۲۳۷/۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲۶۱/۱، الرقم: ۲۹۹۲، وعبد الرزاق في المصنف، ۲۰۲/۲، الرقم: ۳۰۶۷، ۳۰۷۳، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۲۶۱/۱، والدارقطني في السنن، ۳۵۱/۱، الرقم: ۹-۶، والحاكم في المستدرک، ۳۹۸/۱، الرقم: ۳۹۹، الرقم: ۹۷۸-۹۸۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۴۲/۲، الرقم: ۲۶۵۵-۲۶۶۷، وابن عبد البر في الاستذکار، ۱/۴۸۴۔

أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّحَاوِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

وفي رواية: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي التَّشْهُدِ: اَلتَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ.....

رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيٌّ وَمَالِكٌ. وَقَالَ الدَّارُ قُطْنِيٌّ: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

وفي رواية: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشْهَدَ: اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الزَّكَايَاتُ لِلَّهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ..... فذكر الحديث بنحوه.

رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيٌّ وَالْحَاكِمُ: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. وَقَالَ الدَّارُ قُطْنِيٌّ: وَهَذَا إِسْنَادٌ مُتَّصِلٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِّحُهُ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

وفي رواية: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ تَقُولُ إِذَا تَشَهَّدَتْ..... فذَكَرَهُ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ.
رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عبد الرحمن بن عبد القاری سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب ؓ کو منبر پر لوگوں کو تشہد سکھاتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہو: ”تمام قوی اور فعلی عبادتیں، اور تمام پاکیزہ چیزیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، اور سلامتی ہو آپ پر، اے نبی مکرم! اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکات (کا نزول ہو) اور سلامتی ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے (پیارے) بندے اور اُس کے رسول ہیں۔“

اس حدیث کو امام مالک، شافعی، عبد الرزاق اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

”اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تشہد میں یہ پڑھو: تمام قوی اور فعلی عبادتیں اور تمام پاکیزہ کلمات اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہیں، اے نبی مکرم! آپ پر سلامتی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو.....“

اس حدیث کو امام دارقطنی اور مالک نے روایت کیا ہے۔

”اور ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں یوں تشہد سکھایا کرتے تھے۔ تمام قولی فعلی عبادات اور تمام عمدہ کلمات اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہیں۔ اے نبی محتشم! آپ پر سلامتی، اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکات ہوں..... الحدیث۔“

اس حدیث کو امام دارقطنی اور حاکم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ سند متصل حسن ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

”اور ایک روایت میں ہے کہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما تشہد میں مذکورہ بالا دعا ہی پڑھا کرتی تھیں۔“

اس حدیث کو امام مالک اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۷. عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا بُرَيْدَةُ، إِذَا جَلَسْتَ فِي صَلَاتِكَ، فَلَا تَتْرُكَنَّ التَّشَهُدَ وَالصَّلَاةَ عَلَيَّ فَإِنَّهَا زَكَاةُ الصَّلَاةِ، وَسَلَامٌ عَلَى جَمِيعِ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ

۱۷: أخرجه الدارقطني في السنن، ۳۵۵/۱، الرقم: ۳، والديلمي في مسند الفردوس، ۳۹۲/۵، الرقم: ۸۵۲۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۳۲/۲۔

وَرُسُلِهِ، وَسَلَّمْ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ. رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِي وَالذَّيْلَمِيُّ.

”حضرت عبید اللہ بن بریدہ اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے بریدہ! جب تم اپنی نماز پڑھنے بیٹھو تو تشہد اور مجھ پر درود بھیجنا کبھی ترک نہ کرنا، وہ نماز کی زکاۃ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء اور رسولوں پر اور اُس کے نیک بندوں پر بھی سلام بھیجا کرو۔“

اس حدیث کو امام دارقطنی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۱۸. عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، فَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهَ وَالدَّارِمِيُّ.

۱۸: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب فيما يقوله الرجل عند دخوله المسجد، ۱/ ۱۲۶، الرقم: ۴۶۵، وابن ماجه في السنن، كتاب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد، ۱/ ۲۵۴، الرقم: ۷۷۲، والدارمي في السنن، ۱/ ۳۷۷، الرقم: ۱۳۹۴، وابن حبان في الصحيح، ۵/ ۳۹۷، الرقم: ۲۰۴۸، والرازي في علل الحديث، ۱/ ۱۷۸، الرقم: ۵۰۹۔

وَقَالَ الرَّازِيُّ: قَالَ أَبُو زُرْعَةَ: عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي أُسَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَصَحُّ. وَقَالَ الْمُنَاوِيُّ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَسْلَمْ نَذْبًا مُؤَكَّدًا أَوْ وَجُوبًا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ لِأَنَّ الْمَسَاجِدَ مَحَلُّ الدِّكْرِ، وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْهُ.

”حضرت ابو حمید الساعدی یا ابو اُسید الانصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اُسے چاہیے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجے پھر کہے: اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے باہر نکلے تو کہے: اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔“

اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ امام ابو حاتم رازی نے بیان کیا کہ امام ابو زرعہ نے فرمایا: حضرت ابو حمید اور ابو اسید رضی اللہ عنہما دونوں سے مروی روایات صحیح تر ہوتی ہیں۔ اور امام مناوی نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام کو محبوب، ضروری اور لازم سمجھتے ہوئے عرض کرنا چاہیے کیوں کہ مساجد ذکر کرنے کی جگہ ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنا بھی ذکر الہی ہی ہے۔

١٩. عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

١٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء ما يقول عند دخول المسجد، ١٢٧/٢، الرقم: ٣١٤، وابن ماجه في السنن، كتاب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد، ٢٥٣/١، الرقم: ٧٧١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢٩٨/١، الرقم: ٣٤١٢، وأيضاً، ٩٦/٦، الرقم: ٢٩٧٦٤، وعبد الرزاق في المصنف، ٤٢٥/١، الرقم: ١٦٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٨٢/٦-٢٨٣، الرقم: ٢٦٤٥٩-٢٦٤٦٢، وأبو يعلى في المسند، ١٢١/١٢، الرقم: ١٩٩، الرقم: ٦٧٥٤، ٦٨٢٢، وأيضاً في المعجم، ٥٤/١، الرقم: ٢٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٤٢٤/٢٢، الرقم: ١٠٤٤، وأيضاً في الدعاء، ١٥٠/١، الرقم: ٤٢٣-٤٢٦.

وفي رواية: يَقُولُ: بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
فذكر الحديث نحوه. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وفي رواية: قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ.....وَإِذَا خَرَجَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ فذكر الحديث بنحوه. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَالطَّبْرَانِيُّ.

وفي رواية: قَالَتْ: قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رِزْقِكَ.
رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى فِي الْمُعْجَمِ.

”حضرت فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہما اپنی دادی جان سیدہ کائنات فاطمہ الکبریٰ سلام اللہ علیہا سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوتے وقت محمد مصطفیٰ ﷺ پر صلاۃ و سلام پڑھتے اور اُس کے بعد یہ دعا مانگتے: اے رب! میرے لیے میرے (یعنی امت کے) گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے، اور باہر تشریف لاتے وقت بھی محمد مصطفیٰ ﷺ پر صلاۃ و سلام پڑھتے اور پھر یوں دعا مانگتے: اے میرے رب! میرے لئے میرے (امت کے) گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے

کھول دے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن ہے۔

”اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ فرماتے: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ پر بھی سلام ہو..... اس کے بعد اسی طرح حدیث بیان کی۔“ اسے امام ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

”ایک اور روایت میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو محمد مصطفیٰ ﷺ پر سلام بھیجتے..... اور اسی طرح مسجد سے نکلتے وقت بھی محمد مصطفیٰ ﷺ پر سلام بھیجتے..... اس کے بعد سابقہ حدیث کی دعا بیان کی۔“ اسے امام احمد، ابویعلیٰ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

”اور ایک روایت میں ہے کہ سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ آپ ﷺ یوں فرماتے: اے اللہ کے نبی! آپ پر سلامتی ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔“ اس حدیث کو امام ابویعلیٰ نے المعجم میں روایت کیا ہے۔

۲۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا دَخَلَ

۲۰: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب المساجد والجماعات، باب

الدعاء عند دخول المسجد، ۱/ ۲۵۴، الرقم: ۷۷۳، والنسائي

في السنن الكبرى، ۶/ ۲۷، الرقم: ۹۹۱۸، والبخاري في التاريخ —

أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ
اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَلْيَقُلْ:
اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. وفي رواية: وَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ
بَاعِدْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالتَّسَائِيُّ وَالبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا
حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ. وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هَذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ
وَرَجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی
خدمت میں سلام عرض کرے اور (اس کے بعد) یہ کہے: اے اللہ! میرے لیے اپنی
رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب مسجد سے باہر نکلے تو تب بھی حضور نبی
اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرے اور (اس کے بعد) کہے: اے میرے
اللہ! مجھے شیطان مردود سے بچا۔“

”اور ایک روایت کے مطابق فرمایا: اُسے چاہیے کہ وہ (سلام عرض کرنے

..... الْكَبِير، ١/١٥٩، الرقم: ٤٧٠، وَالْحَاكِم فِي الْمُسْتَدْرَكِ،
١/٣٢٥، الرقم: ٧٤٧، وَالْكِنَانِي فِي مَصْبَاحِ الزَّجَاجَةِ، ١/٩٧،
الرقم: ٢٩٣۔

کے بعد) کہے: اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے دور رکھ۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری اور مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام کنانی نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۲۱. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رضی اللہ عنہ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَتَعَوَّذَ مِنَ الشَّيْطَانِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

۲۲. وفي رواية: عَنْ عَلْقَمَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ صَلَّى اللهُ وَمَلَائِكَتُهُ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

۲۳. وفي رواية: عَنْ إِبْرَاهِيمَ رضی اللہ عنہ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: بِسْمِ اللهِ وَالصَّلَاةُ عَلَى رَسُولِ اللهِ وَإِذَا دَخَلَ بَيْتًا لَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ

۲۱-۲۳: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۱/ ۲۹۸، الرقم:

۳۴۱۶-۳۴۱۸-

قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت محمد بن عبد الرحمن رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رحمہ اللہ جب کبھی مسجد میں داخل ہوتے تھے، تو حضور نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجتے اور پھر کہتے: ”اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ“ (اے اللہ! مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے) اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو تب بھی حضور نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجتے اور پھر شیطان مردود سے پناہ مانگتے (ان کا یہ عمل حضور ﷺ کے وصال مبارک کے بعد ہمیشہ ہوا کرتا تھا)۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

”ایک روایت میں حضرت علقمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوتے تھے، تو کہتے تھے: ”السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ صَلَّى اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ۔“ (اے نبی محتشم! آپ پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکات ہوں، (ہمیشہ) اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت اور اس کے فرشتوں کی طرف سے بھی محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود و برکات ہوں)۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

”ایک روایت میں حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوتے تو کہتے: ”بِسْمِ اللَّهِ وَالصَّلَاةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ“ (اللہ تعالیٰ کے نام

اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے ساتھ (میں اس مسجد میں داخل ہوتا ہوں)۔
اور جب کسی ایسے گھر میں داخل ہوتے جس میں کوئی بھی نہ ہوتا تو کہتے: ”الْسَّلَامُ عَلَیْکُمْ“ (آپ پر سلامتی ہو)۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۲۴. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَخَدِرْتُ رِجْلُهُ فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَا لِرِجْلِكَ؟ قَالَ: اجْتَمَعَ عَصَبُهَا مِنْ هَاهُنَا. فَقُلْتُ: ادْعُ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، فَانْبَسَطْتُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَابْنُ السِّنِّي وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت عبد الرحمن بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے کہ ان کا پاؤں سن ہو گیا تو میں نے ان سے عرض کیا: اے ابو عبد الرحمن! آپ کے پاؤں کو کیا ہوا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہاں سے

۲۴-۲۷: أخرجه البخاري في الأدب المفرد/۳۳۵، الرقم: ۹۶۴،

وابن الجعد في المسند، ۳۶۹/۱، الرقم: ۲۵۳۹، وابن سعد في

الطبقات الكبرى، ۱۵۴/۴، وابن السني في عمل اليوم

والليلة/۱۴۱-۱۴۲، الرقم: ۱۶۸-۱۷۰، ۱۷۲۔

میرے پٹھے کھینچ گئے ہیں تو میں نے عرض کیا: تمام لوگوں میں سے جو ہستی آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہو اس کا ذکر کریں، تو انہوں نے یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نعرہ بلند کیا (راوی بیان کرتے ہیں کہ) اسی وقت ان کے اعصاب کھل گئے۔“

اس حدیث کو امام بخاری نے الأدب المفرد میں اور ابن السنی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۲۵. وفي رواية: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَخَدِرْتُ رِجْلَهُ، فَجَلَسَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَذْكَرُ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدَاهُ، فَقَامَ فَمَشَى. رَوَاهُ ابْنُ السُّنِيِّ.

”ایک روایت میں حضرت ابو سعید خدری رضي الله عنه سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ چل رہا تھا کہ اُن کی ٹانگ سن ہو گئی اور وہ بیٹھ گئے، پھر انہیں کسی نے کہا کہ لوگوں میں سے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے، اس کا ذکر کرو۔ تو انہوں نے کہا: یا محمد! (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم!) اُن کا یہ کہنا تھا کہ وہ (ٹھیک ہو گئے اور) اُٹھ کر چلنے لگ گئے۔“

اس حدیث کو امام ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

۲۶. وفي رواية: خَدِرَتْ رِجْلُ رَجُلٍ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَذْكَرُ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ. فَقَالَ:

مُحَمَّدٌ ﷺ، فَذَهَبَ خَلِيفَةُ. رَوَاهُ ابْنُ السُّنِيِّ.

۲۷. وفي رواية: عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حَنْشٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَخَدِرْتُ رِجْلُهُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: فَقَامَ فَكَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ. رَوَاهُ ابْنُ السُّنِيِّ.

”ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے کسی شخص کی ٹانگ سن ہو گئی تو انہوں نے اس شخص سے فرمایا: لوگوں میں سے جو تمہیں سب سے زیادہ محبوب ہے، اس کا ذکر کرو، تو اُس شخص نے یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نعرہ لگایا تو اُسی وقت اُس کے پاؤں کا سن ہونا جاتا رہا۔“

اس حدیث کو امام ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

”ایک روایت میں حضرت یثیم بن حنش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھے کہ ایک آدمی کی ٹانگ سن ہو گئی، تو اس سے کسی شخص نے کہا: لوگوں میں سے جو شخص تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے، اس کا ذکر کر، تو اس نے کہا: یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ راوی بیان کرتے ہیں: پس وہ شخص یوں اٹھ کھڑا ہوا گویا باندھی ہوئی رسی سے آزاد ہو کر مستعد ہو گیا ہو۔“ اس حدیث کو امام ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

٢٨. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ رضي الله عنه عَنْ عَمِّهِ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَخْتَلِفُ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه فِي حَاجَةٍ لَهُ، فَكَانَ عُثْمَانُ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ، وَلَا يَنْظُرُ فِي حَاجَتِهِ، فَلَقِيَ ابْنَ حُنَيْفٍ، فَشَكَى ذَلِكَ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ: إِنَّتِ الْمِيضَاةَ فَتَوْضًا، ثُمَّ أَنْتِ الْمَسْجِدَ، فَصَلِّ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى رَبِّي، فَتَقْضِي لِي حَاجَتِي، وَتَذَكِّرُ حَاجَتَكَ، وَرُحْ حَتَّى أَرُوحَ مَعَكَ، فَاَنْطَلِقَ الرَّجُلُ فَصَنَعَ مَا قَالَ لَهُ، ثُمَّ أَتَى بَابَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه، فَجَاءَ الْبُؤَابُ حَتَّى أَخَذَ بِيَدِهِ، فَأَدْخَلَهُ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه، فَأَجْلَسَهُ مَعَهُ عَلَى الطَّنْفُوسَةِ،

٢٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣٠/٩، الرقم: ٨٣١١،
وأيضًا في المعجم الصغير، ١٨٣/١، الرقم: ٥٠٨، وأيضًا في
الدعاء/ ٣٢٠، الرقم: ١٠٥٠، والبيهقي في دلائل النبوة، ١٦٧/٦،
والمندري في الترغيب والترهيب، ٢٣/١، ٢٧٤، الرقم: ١٠١٨،
والسبكي في شفاء السقام/ ١٢٥، والهيثمي في مجمع الزوائد،
٢٧٩/٢، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢٠١/٢.

فَقَالَ: حَاجْتُكَ؟ فَذَكَرَ حَاجَتَهُ وَقَضَاهَا لَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: مَا ذَكَرْتَ حَاجَتَكَ، حَتَّى كَانَ السَّاعَةَ وَقَالَ: مَا كَانَتْ لَكَ مِنْ حَاجَةٍ فَادْكُرْهَا، ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ، فَلَقِيَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيفٍ، فَقَالَ لَهُ: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا، مَا كَانَ يَنْظُرُ فِي حَاجَتِي، وَلَا يَلْتَفْتُ إِلَيَّ حَتَّى كَلَّمْتَهُ فِيَّ، فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيفٍ: وَاللَّهِ مَا كَلَّمْتُهُ، وَلَكِنِّي شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَأَتَاهُ صَرِيرٌ، فَشَكَى إِلَيْهِ ذَهَابَ بَصَرِهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: فَتَصَبِّرُ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَيْسَ لِي قَائِدٌ وَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّتِ الْمِيضَاءُ، فَتَوَضَّأْ، ثُمَّ صَلِّ رُكْعَتَيْنِ، ثُمَّ ادْعُ بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ. قَالَ ابْنُ حُنَيفٍ: فَوَاللَّهِ، مَا تَفَرَّقْنَا، وَطَالَ بِنَا الْحَدِيثَ، حَتَّى دَخَلَ عَلَيْنَا الرَّجُلُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ صَرٌّ قَطُّ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: وَالْحَدِيثُ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف ؓ اپنے بچا حضرت عثمان بن حنیف ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عثمان بن عفان ؓ کے پاس کسی ضرورت سے آتا رہا لیکن حضرت عثمان ؓ اس کی طرف متوجہ نہ ہوتے تھے اور اس کی حاجت پر غور نہ فرماتے تھے۔ وہ شخص (عثمان) بن حنیف ؓ سے ملا اور ان

سے اپنے مسئلہ کی بابت شکایت کی۔ عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: لوٹا لاؤ اور وضو کرو، اس کے بعد مسجد میں آ کر دو رکعت نماز پڑھو، پھر (یہ دعا) پڑھو: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کی طرف اپنے نبی محمد ﷺ نبی رحمت کے وسیلے سے متوجہ ہوتا ہوں، یا محمد! میں آپ کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ وہ میری یہ حاجت پوری فرما دے۔ اور پھر اپنی حاجت کو یاد کرو۔ (اور یہ دعا پڑھ کر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ) یہاں تک کہ میں بھی تمہارے ساتھ آ جاؤں۔ پس وہ آدمی گیا اور اس نے وہی کیا جو اسے کہا گیا تھا۔ پھر وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آیا تو دربان نے اس کا ہاتھ تھما اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے پاس چٹائی پر بٹھایا اور پوچھا: تیری کیا حاجت ہے؟ تو اس نے اپنی حاجت بیان کی اور انہوں نے اسے پورا کر دیا۔ پھر انہوں نے اُس سے کہا: تو نے اپنی اس حاجت کے بارے میں آج تک بتایا کیوں نہیں؟ آئندہ تمہاری جو بھی ضرورت ہو مجھے بیان کرو۔ پھر وہ آدمی آپ ﷺ کے پاس سے چلا گیا اور حضرت عثمان بن حنیف سے ملا اور ان سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، اگر آپ میرے مسئلہ کے بارے میں حضرت عثمان سے بات نہ کرتے تو وہ میری حاجت پر غور کرتے نہ میری طرف متوجہ ہوتے۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا میں نے ان سے تمہارے بارے میں بات نہیں کی۔ بلکہ میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو دیکھا کہ ایک نابینا آدمی آیا اور آپ ﷺ سے اپنی بینائی ختم ہو جانے کا شکوہ کیا، تو آپ ﷺ نے اس

سے فرمایا: تو صبر کر۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا کوئی خادم نہیں اور مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: لوٹا لیکر آؤ اور وضو کرو (اور اسے یہی عمل تلقین فرمایا)، حضرت ابن حنیفؓ نے کہا: خدا کی قسم! ہم لوگ نہ تو ابھی مجلس سے دور ہوئے اور نہ ہی ہمارے درمیان لمبی گفتگو ہوئی، حتیٰ کہ وہ آدمی ہمارے پاس (اس حالت میں) آیا کہ گویا اُسے کبھی اندھا پن تھا ہی نہیں۔“

اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۹. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ..... وَحَمَلَ خَالِدُ بْنُ وَلِيدٍ ؓ حَتَّى جَاوَزَهُمْ وَسَارَ لِجِبَالٍ مُسِيلَمَةٍ وَجَعَلَ يَتَرَقَّبُ أَنْ يَصَلَ إِلَيْهِ فَيَقْتُلَهُ ثُمَّ رَجَعَ ثُمَّ وَقَفَ بَيْنَ الصَّفَيْنِ وَدَعَا الْبَرَارَ. وَقَالَ: أَنَا ابْنُ الْوَلِيدِ الْغُودِ، أَنَا ابْنُ عَامِرٍ وَزَيْدٍ. ثُمَّ نَادَى بِشُعَارِ الْمُسْلِمِينَ، وَكَانَ شِعَارُهُمْ يَوْمَئِذٍ ”يَا مُحَمَّدَاهُ“. رَوَاهُ الطَّبْرِيُّ وَابْنُ كَثِيرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت ابو ہریرہؓ (طویل روایت میں) بیان کرتے ہیں کہ ”(جنگ یمامہ کے موقع پر حضرت حذیفہؓ کی شہادت کے بعد) حضرت خالد بن ولیدؓ

۲۹: أخرجه الطبري في تاريخ الأمم والملوك، ۲ / ۲۸۱، وابن كثير

في البداية والنهاية، ۳۲۴ / ۶۔

نے (اسلامی لشکر کا) علم سنبھالا اور لشکر سے گزر کر مسیلہ کذاب کے مستقر پہاڑ کی طرف چل دیئے اور وہ اس انتظار میں تھے کہ مسیلہ تک پہنچ کر اُسے قتل کر دیں۔ پھر وہ لوٹ آئے اور دونوں لشکروں کے درمیان کھڑے ہو کر دعوتِ مبارزت دی اور بلند آواز سے پکارا: میں ولید کا بیٹا ہوں، میں عامر و زید کا بیٹا ہوں۔ پھر انہوں نے مسلمانوں کا مروجہ نعرہ بلند کیا اور اُن دنوں اُن کا جنگی نعرہ ”یا محمد! معہ صلی اللہ علیہ وسلم“ (یا محمد! مدد فرمائیے) تھا۔“

اس حدیث کو امام طبری اور ابن کثیر نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۳۰. عَنْ مَالِكِ الدَّارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اسْتَسْقِ لِأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا، فَاتَى الرَّجُلَ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ لَهُ: أَنْتَ عُمَرُ فَأَقْرِءْهُ السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّكُمْ مَسْفُيُونَ وَقُلْ لَهُ: عَلَيْكَ

۳۰: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۳۵۶/۶، الرقم: ۳۲۰۰۲،

والبيهقي في دلائل النبوة، ۴۷/۷، وابن عبد البر في الاستيعاب،

۱۱۴۹/۳، والسبكي في شفاء السقام/ ۱۳۰، والهندي في كنز

العمال، ۴۳۱/۸، الرقم: ۲۳۵۳۵، وابن تيمية في اقتضاء

الصراط المستقيم/ ۳۷۳، وابن كثير في البداية والنهاية،

۱۶۷/۵، والعسقلاني في الإصابة، ۴۸۴/۳۔

الْكَئِيسُ، عَلَيْكَ الْكَئِيسُ، فَأَتَى عُمَرَ، فَأَخْبَرَهُ، فَبَكَى عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ، لَا أَلُوْ إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي الدَّلَائِلِ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ: إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

”حضرت مالک دار رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رحمہ اللہ کے زمانہ میں لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے تو ایک صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر اطہر پر حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ (اللہ تعالیٰ سے) اپنی امت کے لیے سیرابی کی دعا فرمائیں کیوں کہ وہ (قحط سالی کے باعث) تباہ ہو گئی ہے تو خواب میں حضور نبی اکرم ﷺ اس صحابی کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: عمر کے پاس جاؤ اسے میرا سلام کہو اور اسے بتاؤ کہ تم سیراب کیے جاؤ گے اور عمر سے (یہ بھی) کہہ دو کہ (دشمن تمہاری جان لینے کے درپے ہیں ان سے) ہوشیار رہو، ہوشیار رہو۔ پھر وہ صحابی حضرت عمر رحمہ اللہ کے پاس آئے اور انہیں خبر دی تو حضرت عمر رحمہ اللہ رو پڑے اور کہا: اے اللہ! میں کوتاہی نہیں کرتا مگر یہ کہ کوئی کام میرے بس میں نہ رہے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے اور بیہقی نے دلائل النبوة میں روایت کیا ہے۔ امام ابن کثیر نے فرمایا: اس کی اسناد صحیح ہے۔ امام عسقلانی نے بھی فرمایا: امام ابن ابی شیبہ نے اسے اسناد صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۳۱. عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ: أَقْبَلَ مَرَوَانُ يَوْمًا فَوَجَدَ رَجُلًا وَاضِعًا وَجْهَهُ عَلَى الْقَبْرِ، فَقَالَ: أَتَدْرِي مَا تَصْنَعُ؟ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ أَبُو أَيُّوبَ رضي الله عنه فَقَالَ: نَعَمْ، جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ آتِ الْحَجَرَ (وفي رواية: وَلَا الْخَدَرَ) سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا تَبْكُوا عَلَى الدِّينِ إِذَا وَلِيَهُ أَهْلُهُ وَلَكِنْ ابْكُوا عَلَيْهِ إِذَا وَلِيَهُ غَيْرُ أَهْلِهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت داود بن ابی صالح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز (خليفة وقت) مروان آیا اور اس نے دیکھا کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور پر اپنا چہرہ رکھے ہوئے کھڑا ہے، تو اس آدمی سے کہا: کیا تو جانتا ہے کہ کیا کر رہا ہے؟

۳۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴۲۲/۵، الرقم: ۲۳۶۳۲،
والحاكم في المستدرک، ۵۶۰/۴، الرقم: ۸۵۷۱، والطبراني
في المعجم الكبير، ۱۵۸/۴، الرقم: ۳۹۹۹، وأيضاً في المعجم
الأوسط، ۹۴/۱، الرقم: ۲۸۴، وأيضاً، ۱۴۴/۹، الرقم: ۹۳۶۶،
وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۲۴۹/۵۷، ۲۵۰،
والسبكي في شفاء السقام/ ۱۱۳، والهيثمي في مجمع الزوائد،
۲۴۵/۵، والهندي في كنز العمال، ۸۸/۶، الرقم: ۱۴۹۶۷۔

جب اُس شخص نے مروان کی طرف رُخ کیا تو وہ (صحابی رسول) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے، اُنہوں نے (جواب میں) فرمایا: ہاں (میں جانتا ہوں کہ) میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا ہوں، کسی پتھر کے پاس نہیں آیا۔ (ایک روایت کے الفاظ ہیں: میں کسی بے حس اور بے جان شے کے پاس نہیں آیا۔) میں نے رسول خدا ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: دین پرمت روو جب اس کا ولی اس کا اہل ہو، ہاں دین پر اس وقت روو جب اس کا ولی نااہل ہو۔‘

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۳۲. عَنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، اذْهَبْ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْ: يَقْرَأُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْكَ السَّلَامَ، ثُمَّ

۳۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب ما جاء في قبر النبي ﷺ وأبي بكر وعمر، ۱/ ۴۶۹، الرقم: ۱۳۲۸، وأيضاً في كتاب المناقب، باب قصة البيعة والاتفاق على عثمان بن عفان رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ۳/ ۱۳۵۳-۱۳۵۵، الرقم: ۳۴۹۷، ونحوه ابن أبي شيبة في المصنف، ۳/ ۳۴، الرقم: ۱۱۸۵۸، وأيضاً، ۷/ ۴۳۵- ۴۳۶، الرقم: ۳۷۰۵۹، ۳۷۰۷۴۔

سَلَهَا أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبِي قَالَتْ: كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي فَلَاؤُثْرَتُهُ
 الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي. فَلَمَّا أَقْبَلَ قَالَ لَهُ: مَا لَدَيْكَ؟ قَالَ: أَذِنْتُ لَكَ
 يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: مَا كَانَ شَيْءٌ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ الْمَضْجَعِ،
 فَإِذَا قُبِضْتُ فَاحْمِلُونِي ثُمَّ سَلَمُوا، ثُمَّ قُلْتُ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ
 الْخَطَّابِ. فَإِنْ أَذِنْتُ لِي فَادْفِنُونِي وَإِلَّا فَرُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ
 الْمُسْلِمِينَ الحديث . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عمرو بن میمون اودی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے بیان کیا:
 میں نے دیکھا کہ حضرت عمرؓ نے (بوقتِ وصال اپنے صاحبزادے سے) فرمایا:
 اے عبد اللہ بن عمر! اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور عرض
 کرو کہ عمر بن خطاب آپ کو سلام کہتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ مجھے میرے دونوں
 رفقاء کے ساتھ (روضہ رسول ﷺ میں) دفن ہونے کی اجازت دی جائے۔ حضرت
 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جب اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت
 میں حضرت عمرؓ کی یہ درخواست پیش کی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے
 فرمایا: وہ جگہ میں اپنے لیے رکھنا چاہتی تھی لیکن آج میں انہیں (یعنی حضرت عمرؓ
 کو) اپنی ذات پر ترجیح دیتی ہوں۔ جب حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما واپس گئے
 تو حضرت عمرؓ نے ان سے دریافت فرمایا: کیا خبر لائے ہو؟ انہوں نے عرض کیا:

اے امیر المؤمنین! اُمّ المؤمنین نے آپ کے لیے اجازت دے دی ہے، تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: اس (متبرک و مقدس) مقام سے زیادہ میرے لیے (بطور آخری آرام گاہ) کوئی جگہ اہم نہیں تھی۔ سو جب میرا وصال ہو جائے تو مجھے اٹھا کر وہاں لے جانا اور سلام عرض کرنا۔ پھر عرض کرنا (آقا!) عمر بن خطاب اجازت چاہتا ہے۔ اگر مجھے اجازت مل جائے تو وہاں دفن کر دینا ورنہ مجھے عام مسلمانوں کے قبرستان میں لے جا کر دفن کر دینا۔“ اس حدیث کو امام بخاری اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳۳. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَدْخُلُ بَيْتِي الَّذِي دُفِنَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي فَأَضَعُ ثَوْبِي فَأَقُولُ: إِنَّمَا هُوَ زَوْجِي وَأَبِي، فَلَمَّا دُفِنَ عَمْرُ مَعَهُمْ فَوَاللَّهِ، مَا دَخَلْتُ إِلَّا وَأَنَا مَشْدُودَةٌ عَلَى ثِيَابِي حَيَاءً مِنْ عَمْرٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ. وَقَالَ الزَّرْكَشِيُّ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

۳۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۰۲/۶، الرقم: ۲۵۷۰۱،
والحاكم في المستدرک، ۶۳/۳، الرقم: ۴۴۰۲، وأيضاً، ۸/۴،
الرقم: ۶۷۲۱، والزركشي في الإجابة لما استدرکت عائشة/۶۸،
الرقم: ۶۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۶/۸، وأيضاً، ۳۷/۹۔

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب میں اُس حجرہ مبارک میں داخل ہوتی جہاں حضور نبی اکرم ﷺ اور میرے والد (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) مدفون ہیں تو میں پردے کا کپڑا اتار دیتی تھی اور کہتی تھی: بے شک وہاں میرے خاوند اور میرے والد ہیں (جن سے پردہ ضروری نہیں ہوتا) لیکن جب وہاں اُن کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی مدفون ہو گئے تو میں وہاں حضرت عمر سے حیاء کی خاطر مکمل حجاب میں داخل ہوتی تھی۔“

اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔ اور امام بیہقی نے بھی فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔ اور امام زرکشی نے بھی فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

۳۴. عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا بَكْرٍ الْوَفَاةُ أَقْعَدَنِي عِنْدَ رَأْسِهِ وَقَالَ لِي: يَا عَلِيُّ، إِذَا أَنَا مِتُّ فَغَسِّلْنِي بِالْكَفِّ الَّذِي غَسَلْتَ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَحَنَطُونِي وَادْهَبُوا بِي إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَأْذِنُوا فَإِنْ رَأَيْتُمُ الْبَابَ قَدْ

۳۴: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۴۳۶/۳۰،
والسيوطي في الخصائص الكبرى، ۴۹۲/۲۔

يُفْتَحُ فَادْخُلُوا بِي وَإِلَّا فَرُدُّوْنِي إِلَىٰ مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ قَالَ: فُغْسِلَ وَكُفِّنَ وَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ يَأْذُنُ إِلَى الْبَابِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا أَبُو بَكْرٍ مُسْتَأْذِنٌ فَرَأَيْتُ الْبَابَ قَدْ تَفْتَحُ وَسَمِعْتُ قَائِلًا يَقُولُ: اَدْخُلُوا الْحَبِيبَ إِلَىٰ حَبِيبِهِ فَإِنَّ الْحَبِيبَ إِلَى الْحَبِيبِ مُشْتَاقٌ. رَوَاهُ بْنُ عَسَاكِرَ وَالشُّيُوطِيُّ.

”حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے بیان فرمایا: جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے مجھے اپنے سرہانے بٹھایا اور فرمایا: اے علی! جب میں فوت ہو جاؤں تو آپ خود مجھے اپنے ان ہاتھوں سے غسل دینا جن ہاتھوں سے آپ نے رسول اللہ ﷺ کو غسل دیا تھا اور مجھے (بھی وہی) خوشبو لگانا اور (میری میت) حضور ﷺ کے روضہ اقدس کے پاس لے جانا اگر تم دیکھو کہ (خود بخود) دروازہ کھول دیا گیا ہے تو مجھے وہاں دفن کر دینا ورنہ واپس لا کر عام مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دینا اس وقت تک کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ نہ فرما دے (یعنی قیامت نہ آجائے۔ اور پھر ان کی خواہش کے مطابق ہی) انہیں غسل اور (متبرک خوشبو والا) کفن دیا گیا اور (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) سب سے پہلے میں نے روضہ رسول ﷺ کے دروازے پر پہنچ کر اجازت طلب کی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ ابو بکر ہیں جو اندر

آنے کی اجازت چاہتے ہیں؟ پھر میں نے دیکھا کہ روضہ اقدس کا دروازہ (خود بخود) کھل گیا اور میں نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے۔ حبیب کو اس کے حبیب کے ہاں داخل کر دو۔ بے شک حبیب بھی ملاقاتِ حبیب کے لیے مشتاق ہے۔“

اسے امام ابن عساکر اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

۳۵. عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ عِنْدَنَا رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ إِذْ رَأَى مُنْكَرًا لَا يُمَكِّنُهُ أَنْ يُغَيِّرَهُ أَتَى الْقَبْرَ فَقَالَ:

أَيَا قَبْرَ النَّبِيِّ وَصَاحِبِهِ أَلَا يَا غَوْثَنَا لَوْ تَعْلَمُونَا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت ابو اسحاق قرشی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ یہاں مدینہ منورہ میں ہمارے پاس ایک آدمی تھا جب وہ کوئی ایسی برائی دیکھتا جسے وہ اپنے ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا تو وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کے پاس آتا اور (آپ ﷺ کی بارگاہ میں یوں) عرض کرتا:

”اے (سرورِ دو عالم) صاحبِ قبر! (اور اپنی قبور میں آرام فرما)

آپ کے دونوں رفقاء! اور اے ہمارے مددگار (اور ہمارے آقا و مولا)

کاش آپ ہماری (حالتِ زار پر) نظر کرم فرمائیں۔“

۳۵: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۴۹۵/۳، الرقم: ۴۱۷۷۔

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۳۶. عَنْ الْحَسَنِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اْفِرِّشُوا لِي قُطَيْفَتِي فِي لَحْدِي، فَإِنَّ الْأَرْضَ لَمْ تُسَلِّطْ عَلَى أَجْسَادِ الْأَنْبِيَاءِ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَالْهَنْدِيُّ.

”حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے لیے لحد میں میری مٹھلیں چادر بچھا دینا، بیشک زمین کو انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام پر تسلط نہیں دیا گیا۔“ اسے امام ابن سعد اور ہندی نے روایت کیا ہے۔

۳۷. عَنْ الْحَسَنِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَأْكُلْ

۳۶: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۲/۲۹۹، والهندي في كنز

العمال، ۱۵/۵۷۷، الرقم: ۴۲۲۴۵، والسيوطي في شرحه على

سنن النسائي، ۴/۸، وأيضاً في الخصائص الكبرى، ۲/۲۷۸۔

۳۷: أخرجه الجهضمي في فضل الصلاة على النبي ﷺ، ۳۸، الرقم:

۲۳، وابن القيم في جلاء الإفهام/ ۱/۴، الرقم: ۵۹، وابن كثير في

تفسير القرآن العظيم، ۳/۵۱۵، والسخاوي في القول

البدیع/ ۱۶۹، والمقرئ في إمتاع الأسماع، ۱۰/۳۰۶،

والسيوطي في الخصائص الكبرى، ۲/۲۸۰، وأيضاً في الدر

المنثور، ۱/۸۷۔

الْأَرْضُ جَسَدٌ مِّنْ كَلِمَةِ رُّوحِ الْقُدُسِ .

رَوَاهُ الْجَهْضَمِيُّ وَابْنُ الْقَيْمِ، وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ: مُرْسَلٌ حَسَنٌ.

وفي رواية عنه: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مِّنْ كَلِمَةِ رُّوحِ الْقُدُسِ، لَمْ يُؤْذَنْ لِلْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ مِنْ لَحْمِهِ. رَوَاهُ الْمُقْرِزِيُّ وَالسُّيُوطِيُّ.

”حضرت حسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس سے روح القدس (جبرائیل) نے کلام کیا ہو، زمین اُس کا جسم نہیں کھائے گی۔“
اسے امام جہضمی، ابن القیم نے روایت کیا ہے۔ حافظ ابن کثیر نے کہا ہے: یہ حدیث مرسل حسن ہے۔

”حضرت حسن رحمہ اللہ سے ہی روایت ہے آپ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس سے روح القدس نے کلام کیا ہو، زمین کو اُس کا گوشت کھانے کی اجازت نہیں دی گئی۔“ اسے امام مقریزی اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

﴿ قَالَ الْعَلَامَةُ الشَّرَنْبَلَالِي فِي الْإِيضَاحِ فِي فَصْلِ زِيَارَةِ

النَّبِيِّ ﷺ: وَمِمَّا هُوَ مُقَرَّرٌ عِنْدَ الْمُحَقِّقِينَ أَنَّهُ ﷺ حَيٌّ

يُرْزَقُ مُمَتَّعٌ بِجَمِيعِ الْمَلَاذِّ وَالْعِبَادَاتِ غَيْرَ أَنَّهُ حُجِبَ عَنْ

أَبْصَارِ الْقَاصِرِينَ عَنْ شَرِيفِ الْمَقَامَاتِ. (۱)

(۱) ذكره الشرنبلالي في نور الإيضاح/ ۳۹۱۔

”علامہ شرمہالی نے اپنی کتاب ”نور الايضاح“ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی فصل قائم کی ہے جس میں انہوں نے فرمایا: محققین کے نزدیک یہ امر طے شدہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حیات ہیں، آپ ﷺ کو (آپ ﷺ کی شان کے لائق) رزق دیا جاتا ہے اور آپ جملہ حلاوتوں اور عبادات سے مستفید ہوتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے اُن لوگوں کی نگاہوں سے آپ ﷺ اوجھل ہیں جو مقاماتِ عالیہ سے قاصر ہیں۔“

۳۸. عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا كَانَ أَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤَذَّنْ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثًا وَلَمْ يُقَمْ وَلَمْ يَرَحْ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ رضی اللہ عنہ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتُ الصَّلَاةِ إِلَّا بِهِمَهْمَةً يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ.
رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْخَطِيبُ التَّبْرِيزِيُّ.

”حضرت سعید بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ایامِ حرہ (جن دنوں یزید نے مدینہ منورہ پر حملہ کروایا تھا) کا واقعہ پیش آیا تو حضور نبی اکرم ﷺ کی

۳۸: أخرجه الدارمي في السنن، ۵۶/۱، الرقم: ۹۳، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ۴۰۰/۲، الرقم: ۵۹۵۱، والسيوطي في شرح سنن ابن ماجه، ۲۹۱/۱، الرقم: ۴۰۲۹۔

مسجد میں تین دن تک اذان اور اقامت نہیں کہی گئی اور حضرت سعید بن مسیبؓ نے (جو کہ جلیل القدر تابعی ہیں انہوں نے مسجد نبوی ﷺ میں پناہ لی ہوئی تھی اور انہوں نے تین دن تک) مسجد نہیں چھوڑی تھی اور وہ نماز کا وقت نہیں جانتے تھے مگر ایک دھیمی سی آواز کے ذریعے جو وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور سے سنتے تھے۔ پھر انہوں نے اس کا معنی بھی بیان کیا۔“

اس حدیث کو امام دارمی اور خطیب تبریزی نے روایت کیا ہے۔

۳۹. وفي رواية عنه، قَالَ: وَمَا يَأْتِي وَفَتْ صَلَاةٍ إِلَّا سَمِعْتُ الْأَذَانَ مِنَ الْقَبْرِ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَالسُّيُوطِيُّ.

”اور آپ ﷺ ہی سے مروی ایک روایت میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: کسی نماز کا وقت بھی ایسا نہیں آیا کہ میں نے (حضور نبی اکرم ﷺ کی) قبر انور سے اذان کی آواز نہ سنی ہو۔“ اسے امام ابونعیم اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

۳۹: أخرجه أبو نعيم في دلائل النبوة/٤٩٦، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٢٨٠، وأيضاً في الحاوي للفتاوى، ٢/٢٦٦، والمقرئ في إمتاع الأسماع، ١٤/٦١٥، والزرقاني في شرح المواهب اللدنية، ٧/٣٦٥، والشيخ عبد الحق الدهلوي في جذب القلوب إلى ديار المحبوب/٤٤۔

۴۰. وفي رواية عنه قَالَ: فَكُنْتُ إِذَا حَانَتِ الصَّلَاةُ أَسْمَعُ أَذَانًا يَخْرُجُ مِنْ قَبْلِ الْقَبْرِ الشَّرِيفِ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

وفي رواية عنه قَالَ: لَمْ أَزَلْ أَسْمَعُ الْأَذَانَ وَالْإِقَامَةَ مِنْ قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَيَّامَ الْحَرَّةِ حَتَّى عَادَ النَّاسُ. رَوَاهُ الْمُقْرِزِيُّ وَالسُّيُوطِيُّ.

”اور آپ ﷺ ہی سے مروی ہے کہ فرمایا: جب نماز کا وقت آتا تو میں آپ ﷺ کی قبرِ انور کی جانب سے اذان کی آواز سنتا تھا۔“
اسے امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

”اُن ہی سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ایامِ حرّہ کے دوران مسلسل حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور سے اذان اور اقامت کی آواز سنتا رہا، یہاں تک کہ لوگوں (کے حالات) معمول کی صورت حال پر واپس لوٹ آئے (یعنی مسجد نبوی میں باقاعدہ اذان و اقامت شروع ہو گئی)۔“
اسے امام مقریزی اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

۴۰: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱۳۲/۵، والسيوطي في الرسائل التسع/۲۳۸-۲۳۹، وأيضاً في الحاوي للفتاوى، ۲۶۶/۲، وأيضاً في الخصائص الكبرى، ۲/۲۸۱، والمقرزي في إمتاع الأسماع، ۶۱۶/۱۴، والزرقاني في شرح المواهب اللدنية، ۳۶۵/۷۔

٤١. عَنْ عُرْوَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَمَّا سَقَطَ عَلَيْهِمُ الْحَائِطُ فِي زَمَانِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَخَذُوا فِي بِنَائِهِ فَبَدَتْ لَهُمْ قَدَمٌ فَفَزِعُوا وَظَنُوا أَنَّهَا قَدَمُ النَّبِيِّ ﷺ فَمَا وَجَلُّوا أَحَدًا يَعْلَمُ ذَلِكَ حَتَّى قَالَ لَهُمْ عُرْوَةُ: لَا وَاللَّهِ مَا هِيَ قَدَمُ النَّبِيِّ ﷺ مَا هِيَ إِلَّا قَدَمُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ.

”حضرت عروہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا ہے کہ جب ولید بن عبد الملک کے زمانے میں (حجرہ مبارک کی) دیوار اُن (لوگوں) پر گری تو ایک قدم ظاہر ہوا۔ لوگ ڈر گئے اور سمجھے کہ شاید یہ حضور نبی اکرم ﷺ کا قدم مبارک ہے۔ انہیں پہچاننے والا کوئی نہ ملا یہاں تک کہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہا نے (پہچان لیا اور) کہا: خدا کی قسم، یہ حضور نبی اکرم ﷺ کا قدم مبارک نہیں بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قدم ہے۔“
اسے امام بخاری اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

❁ وَقَالَ الْمَلَأُ عَلِيُّ الْقَارِي فِي ”الْوَسَائِلُ“: إِنَّهُ لَمْ يَقُلْ أَحَدٌ أَنَّ قُبُورَهُمْ خَالِيَةٌ عَنْ أَجْسَادِهِمْ، وَأَرْوَاحِهِمْ غَيْرَ مُتَعَلِّقَةٍ

٤١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب ما جاء في قبر النبي ﷺ وأبي بكر وعمر، ١/٤٦٨، الرقم: ١٣٢٦، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/٣٦٨۔

بِأَجْسَامِهِمْ، لِّئَلَّا يَسْمَعُوا سَلَامَ مَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ، وَكَذَا
وَرَدَ أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ يَلْبُثُونَ وَيُحْجُونَ، فَنَبِينَا ﷺ أَوْلَىٰ بِهِهِ
الْكَرَامَاتِ: (۱)

”ملا علی قاری نے اپنی کتاب ”جمع الوسائل فی شرح الشمائل“ میں
فرمایا: بیشک کسی نے یہ نہیں کہا کہ اُن کی قبریں اُن کے جسموں سے خالی
ہیں اور اُن کی ارواح کا اُن کے اجسام سے کوئی تعلق نہیں اور جو کوئی اُن
پر سلام پیش کرتا ہے وہ اُسے نہیں سنتے۔ تو ایسا ہی انبیاء کے بارے میں آیا
ہے کہ بیشک انبیاء کرام علیہم السلام تلبیہ کہتے ہیں اور حج کرتے ہیں، اور
ہمارے حضور نبی اکرم ﷺ کے لیے تو یہ کرامات بدرجہ اولیٰ ثابت ہیں۔“

❁ وَقَالَ الْقُسْطَلَانِي فِي ”الْمَوَاهِبِ“: وَقَدْ ثَبَتَ أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ
يُحْجُونَ وَيَلْبُثُونَ. فَإِنْ قُلْتَ: كَيْفَ يُصَلُّونَ وَيُحْجُونَ
وَيَلْبُثُونَ وَهُمْ أَمْوَاتٌ فِي الدَّارِ الْآخِرَةِ، وَلَيْسَتْ دَارِ عَمَلٍ؟
فَالْجَوَابُ: أَنَّهُمْ كَالشُّهَدَاءِ، بَلْ أَفْضَلُ مِنْهُمْ، وَالشُّهَدَاءُ
أَحْيَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ، فَلَا يَبْعُدُ أَنْ يُحْجُوا وَيُصَلُّوا. (۲)

(۱) ذکرہ الملا علی القاری فی جمع الوسائل، ۲/۳۰۰۔

(۲) ذکرہ القسطلانی فی المواہب اللدنیۃ، ۲/۶۹۵، والزرقانی فی
شرح المواہب اللدنیۃ، ۷/۳۶۵-۳۶۶۔

”اور امام قسطلانی نے ”المواہب“ میں فرمایا: بیشک یہ ثابت ہو چکا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام حج کرتے ہیں اور تلبیہ کہتے ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ وہ وفات پا چکے ہیں اور اُخروی گھر میں ہیں نہ کہ دار العمل میں تو اس بات کا جواب یہ ہے کہ اُن کا حال شہداء کی طرح بلکہ اُن سے بھی افضل ہے۔ جب شہداء اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں اور انہیں (اُن کی شان کے لائق) رزق دیا جاتا ہے، تو اگر انبیاء کرام علیہم السلام حج کریں اور نماز پڑھیں تو اس میں کیا بعید ہے!“

❁ وَقَالَ الْعَلَامَةُ مُحَمَّدٌ أَنُورُ شَاهِ الْكَاشْمِيرِيِّ: وَاعْلَمْ أَنَّهُ قَدْ تَكَلَّمْنَا مَرَّةً فِي مَعْنَى حَيَاةِ الشُّهَدَاءِ وَالْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، وَحَاصِلُهُ أَنَّ الْحَيَاةَ بِمَعْنَى أَفْعَالِ الْحَيَاةِ، وَإِلَّا فَلَا أَرْوَاحُ كُلُّهَا أَحْيَاءٌ، وَلَوْ كَانَتْ أَرْوَاحُ الْكُفَّارِ. (۱)

”علامہ محمد انور شاہ کشمیری نے کہا: جان لو! ہم پہلے حیاتِ انبیاء اور حیاتِ شہداء کے متعلق بحث کر چکے ہیں، جس کا حاصل یہ ہے کہ اُن کے زندہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ زندوں جیسے افعال بجا لاتے ہیں، اور رہ گئیں ارواح، وہ تو تمام کی تمام (برزخ میں) زندہ ہیں اگرچہ وہ کافروں کی ارواح ہی کیوں نہ ہوں۔“

(۱) ذکرہ انور شاہ الکشمیری فی فیض الباری، ۳/ ۴۲۵۔

مصادر التخریج

۱. القرآن الحکیم۔
۲. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴-۲۴۱ھ/۷۸۰-۸۵۵ء)۔
المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔
۳. ابن اسحاق، اسماعیل المحضی القاضی المالکی (۱۹۹-۲۸۲ھ)۔ فضل
الصلاة علی النبی ﷺ۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۷ھ۔
۴. انور شاہ کشمیری، محمد انور بن مولانا محمد معظم شاہ کشمیری
(۱۲۹۲-۱۳۵۲ھ)۔ فیض الباری علی صحیح البخاری۔ قاہرہ،
مصر: مطبعہ مجازی، ۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء۔
۵. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/
۸۱۰-۸۷۰ء)۔ الأدب المفرد۔ بیروت، لبنان: دار البھار الاسلامیہ،
۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء۔
۶. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/
۸۱۰-۸۷۰ء)۔ التاریخ الکبیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
۷. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/

- ٨١٠- (٨٧٠ع)- الصحيح- بيروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم،
١٤٠١هـ/ ١٩٨١ع-
٨. بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٠-٢٩٢هـ/
٨٢٥-٩٠٥ع)- المسند بیروت، لبنان: ١٤٠٩هـ-
٩. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨هـ/
٩٩٤-١٠٦٦ع)- دلائل النبوة- بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ،
١٤٠٥هـ/ ١٩٨٥ع-
١٠. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨هـ/
٩٩٤-١٠٦٦ع)- السنن الصغری- مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ
الدار، ١٤١٠هـ/ ١٩٨٩ع-
١١. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨هـ/
٩٩٤-١٠٦٦ع)- السنن الکبری- مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ
الباز، ١٤١٤هـ/ ١٩٩٤ع-
١٢. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨هـ/
٩٩٤-١٠٦٦ع)- شعب الإیمان- بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ،
١٤١٠هـ/ ١٩٩٠ع-
١٣. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی

- (٢١٠-٢٧٩ھ/٨٢٥-٨٩٢ء) - السنن - بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٨ء۔
١٤. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١-٧٢٨ھ/ ١٢٦٣-١٣٢٨ء) - اقتضاء الصراط المستقیم - لاہور، پاکستان: المکتبۃ السلفیۃ، ١٩٧٨ء۔
١٥. ابن جعد، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (١٣٣-٢٣٠ھ/ ٧٥٠-٨٤٥ء) - المسند - بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔
١٦. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (٣٢١-٤٠٥ھ/ ٩٣٣-١٠١٤ء) - المستدرک علی الصحیحین - مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر والتوزیع۔
١٧. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠-٣٥٤ھ/ ٨٨٤-٩٦٥ء) - الصحیح - بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٣ء۔
١٨. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/ ١٣٧٢-١٤٤٩ء) - الإصابة في تمييز الصحابة - بیروت، لبنان: دار الجلیل، ١٤١٢ھ/ ١٩٩٢ء۔

١٩. ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٧٧٣-٨٥٢ هـ/١٣٧٢-١٤٤٩ ع). فتح الباري شرح صحيح البخاري - لاہور، پاکستان: دار نشر الكتب الاسلاميه، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ ع۔
٢٠. ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٧٧٣-٨٥٢ هـ/١٣٧٢-١٤٤٩ ع). لسان الميزان - بيروت، لبنان، مؤسسة الأعلیٰ المطبوعات، ١٤٠٦ھ/ ١٩٨٦ ع۔
٢١. ابن حيان، ابو محمد عبد الله بن محمد بن جعفر بن محمد انصاري اصبهاني (٢٧٤-٣٦٩ هـ)۔ العظمة - رياض، سعودي عرب: دار العاصمة، ١٤٠٨ھ۔
٢٢. ابن خزيمة، ابو بكر محمد بن اسحاق (٢٢٣-٣١١ هـ/٨٣٨-٩٢٤ ع)۔ الصحيح - بيروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٠ھ/ ١٩٧٠ ع۔
٢٣. خطيب تبريزي، ولي الدين ابو عبد الله محمد بن عبد الله (م ٧٤١ هـ)۔ مشکوٰۃ المصابيح - بيروت، لبنان، دار الكتب العلمية، ١٤٢٤ھ/ ٢٠٠٣ ع۔
٢٤. دارقطني، ابو الحسن علي بن عمر بن احمد بن مهدي بن مسعود بن نعمان (٣٠٦-٣٨٥ هـ/٩١٨-٩٩٥ ع)۔ السنن - بيروت، لبنان: دار المعرفة، ١٣٨٦ھ/ ١٩٦٦ ع۔
٢٥. دارمي، ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن (١٨١-٢٥٥ هـ/٧٩٧-٨٦٩ ع)۔

- السنن - بيروت، لبنان: دار الكتب العربي، ١٤٠٧ هـ.
٢٦. ابو داود، سليمان بن أشعث سجناني (٢٠٢-٢٧٥ هـ/٨١٧-٨٨٩ هـ).
- السنن - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٤١٤ هـ/١٩٩٤ هـ.
٢٧. ديلمی، ابو شجاع شیرویہ بن شہر دار بن شیرویہ الہمدانی (٤٤٥-٥٠٩ هـ/ ١٠٥٣-١١١٥ هـ). مسند الفردوس - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمیہ، ١٤٠٦ هـ/١٩٨٦ هـ.
٢٨. ابن راهویہ، ابو یعقوب إسحاق بن إبراهيم بن محمد بن إبراهيم بن عبد الله (١٦١-٢٣٧ هـ/٧٧٨-٨٥١ هـ). المسند - مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ١٤١٢ هـ/١٩٩١ هـ.
٢٩. زرقانی، ابو عبد الله محمد بن عبد الباقي بن يوسف بن احمد بن علوان مصري أزهری مالکی (١٠٥٥-١١٢٢ هـ/١٦٤٥-١٧١٠ هـ). شرح المواهب اللدنیة - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمیہ، ١٤١٧ هـ/١٩٩٦ هـ.
٣٠. زرقانی، ابو عبد الله محمد بن عبد الباقي بن يوسف بن احمد بن علوان مصري ازهری مالکی (١٠٥٥-١١٢٢ هـ/١٦٤٥-١٧١٠ هـ). شرح الموطأ - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمیہ، ١٤١١ هـ.
٣١. زرکشی، بدر الدین، امام، (٧٤٥-٧٩٤ هـ). الإجابة لما استدرکت عائشة - بيروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٠ هـ/١٩٧٠ هـ.

٣٢. سبكي، تقي الدين ابو الحسن علي بن عبد الكافي بن علي بن تمام بن يوسف بن موسى بن تمام أنصاري (٦٨٣-٧٥٦ هـ/١٢٨٤-١٣٥٥ ع). شفاء السقام في زيارة خير الأنام- حيدر آباد، بهارت: دائره معارف نظاميه، ١٣١٥ هـ-

٣٣. سخاوي، ابو عبد الله محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن ابي بكر بن عثمان بن محمد (٨٣١-٩٠٢ هـ/١٤٢٨-١٤٩٧ ع). القول البديع في الصلاة على الحبيب الشفيـع- مدينه منوره، سعودي عرب: المكتبة العلميه، ١٣٩٧ هـ/١٩٧٧ ع-

٣٤. ابن سعد، ابو عبد الله محمد (١٦٨-٢٣٠ هـ/٧٨٤-٨٤٥ ع). الطبقات الكبرى- بيروت، لبنان: دار بيروت للطباعة و النشر، ١٣٩٨ هـ/١٩٧٨ ع-

٣٥. ابن السني، احمد بن محمد الدينوري (٢٨٤-٣٦٤ هـ). عمل اليوم والليلة- بيروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤٢٥ هـ/٢٠٠٤ ع-

٣٦. سيوطي، جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن ابي بكر بن محمد بن ابي بكر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ هـ/١٤٤٥-١٥٠٥ ع). الحاوي للفتاوى- بيروت، لبنان: دار الكتب العربي، ١٤٢٥ هـ-

٣٧. سيوطي، جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن ابي بكر بن محمد بن ابي بكر بن

- عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ الخصائص الكبرى۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔
٣٨. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٩٩٣ء۔
٣٩. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ الرسائل التسع۔ بیروت، لبنان: دار احیاء العلوم، ١٤٠٩ھ/١٩٨٨ء۔
٤٠. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ شرح سنن ابن ماجہ۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ۔
٤١. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ شرح علی سنن النسائی۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات الاسلامیة، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔
٤٢. شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادیس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (١٥٠-٢٠٤ھ/٧٦٧-٨١٩ء)۔ المسند۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
٤٣. شرنبلالی، ابو اخلاص حسن بن عمار بن علی حنفی (٩٩٤-١٠٦٩ھ/

١٥٨٥-١٦٥٩هـ)- نور الإيضاح-

٤٤. شوکانی، محمد بن علی بن محمد (م ١٢٥٥هـ)- نیل الأوطار شرح منتقى الأخبار- بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٩٧٣هـ-

٤٥. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن إبراهیم بن عثمان کونی (١٥٩-٢٣٥هـ/ ٧٧٦-٨٤٩هـ)- المصنف- ریاض، سعودی عرب: مکتبة الرشد، ١٤٠٩هـ-

٤٦. طبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠هـ/ ٨٧٣-٩٧٠هـ)- کتاب الدعاء- بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیة ١٤٢١هـ/ ٢٠٠١هـ-

٤٧. طبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠هـ/ ٨٧٣-٩٧٠هـ)- المعجم الأوسط- قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ١٤١٥هـ-

٤٨. طبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠هـ/ ٨٧٣-٩٧٠هـ)- المعجم الصغير- بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٥هـ/ ١٩٨٥هـ-

٤٩. طبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠هـ/ ٨٧٣-٩٧١هـ)- المعجم الكبير- موصل، عراق: مطبعة الزهراء الحديثة-

٥٠. طبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠هـ/ ٨٧٣-٩٧١ع)۔ المعجم الكبير۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔
٥١. طبری، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤-٣١٠هـ/ ٨٣٩-٩٢٣ع)۔ تاریخ الأمم والملوک۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ١٣٠٤ھ۔
٥٢. طحاوی، ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (٢٢٩-٣٢١هـ/ ٨٥٣-٩٣٣ع)۔ شرح معانی الآثار۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣٩٩ھ۔
٥٣. ابن ابی عاصم، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (٢٠٦-٢٨٧هـ/ ٨٢٢-٩٠٠ع)۔ الاحاد والمثنائی۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ١٤١١ھ/ ١٩٩١ع۔
٥٤. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد النمیری القرطبی (٣٦٨-٤٦٣هـ/ ٩٧٩-١٠٧١ع)۔ الاستذکار۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ٢٠٠٠ع۔
٥٥. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨-٤٦٣هـ/ ٩٧٩-١٠٧١ع)۔ الاستیعاب فی معرفۃ الأصحاب۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ۔
٥٦. عبد الحق محدث دہلوی، شیخ (٩٥٨-١٠٥٢ھ/ ١٥٥١-١٦٤٢ع)۔

جذب القلوب إلى ديارِ المحبوب - لکھنؤ، بھارت، مطبع منشى نوکھشور۔

۵۷. عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶-۲۱۱ھ/ ۷۴۴-۸۲۶ء)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۵۸. عجلونی، ابو الفداء اسماعیل بن محمد جراحى (۱۰۸۷-۱۱۶۲ھ/ ۱۶۷۶-۱۷۴۹ء)۔ کشف الخفاء ومزیل الإلباس عما اشتهر من الأحادیث على ألسنة الناس۔ بیروت، لبنان: مؤسسه الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۵۹. ابن عدی، عبد اللہ بن عدی بن عبد اللہ بن محمد ابو احمد الجرجانی (۲۷۷-۳۶۵ھ)۔ الکامل فی ضعفاء الرجال۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۶۰. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی الشافعی (۴۹۹-۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵-۱۱۷۶ء)۔ تاریخ دمشق الكبير المعروف ب: تاریخ ابن عساکر۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۵ء۔

۶۱. عظیم آبادی، ابو الطیب محمد ثمس الحق۔ عون المعبود شرح سنن أبي داود۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۵ھ۔

۶۲. ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰-۳۱۶ھ/

- ٨٤٥-٩٢٨هـ)- المسند- بيروت، لبنان: دارالمعرفه، ١٩٩٨ع-
٦٣. فاكهي، ابو عبد الله محمد بن اسحاق بن عباس مكي (٢٧٢هـ/ ٨٨٥ع)- أخبار مكة في قديم الدهر وحديثه- بيروت، لبنان: دارخضر، ١٤١٤هـ-
٦٤. ابن قتيبه، عبد الله بن مسلم بن قتيبه ابو محمد الدينوري (٢١٣-٢٧٦هـ)- تأويل مختلف الحديث- بيروت، لبنان: دار الجليل، ١٣٩٣هـ/ ١٩٧٢ع-
٦٥. ابن قيم، ابو عبد الله محمد بن ابى بكر ايوب الزرعي (٦٩١-٧٥١هـ)- جلاء الأفهام في فضل الصلاة على محمد خير الأنام ﷺ- الكويت: دار العربيه، ١٤٠٧هـ/ ١٩٨٧ع-
٦٦. ابن كثير، ابو الفداء اسماعيل بن عمر بن كثير بن ضوء بن كثير (٧٠١-٧٧٤هـ / ١٣٠١-١٣٧٣ع)- البداية والنهاية- بيروت، لبنان: مكتبة المعارف-
٦٧. ابن كثير، ابو الفداء اسماعيل بن عمر بن كثير بن ضوء بن كثير بن زرع بصروي (٧٠١-٧٧٤هـ/ ١٣٠١-١٣٧٣ع)- تفسير القرآن العظيم- بيروت، لبنان: دارالفكر، ١٤٠١هـ-
٦٨. كنانى، احمد بن ابى بكر بن اسماعيل (٧٦٢-٨٤٠هـ)- مصباح الزجاجه في زوائد ابن ماجه- بيروت، لبنان، دارالعربيه، ١٤٠٣هـ-

۶۹. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹-۲۷۳ھ/۸۲۴-۸۸۷ع)۔
السنن - بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ع۔
۷۰. مالک، ابن انس بن مالک رحمہ اللہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصبھی (۹۳-۱۷۹ھ/۷۱۲-۷۹۵ع)۔ الموطأ - بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ع۔
۷۱. مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (۲۰۶-۲۶۱ھ/۸۲۱-۸۷۵ع)۔ الصحیح - بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔
۷۲. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبو محمد (۵۴۱-۶۰۰ھ)۔
الأحادیث المختارة - مکہ المکرمہ، سعودی عرب: مکتبة النهضة الحریثیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ع۔
۷۳. مقریزی، ابو العباس تقی الدین احمد بن علی بن عبد القادر بن محمد بن ابراہیم بن محمد بن تمیم بن عبد الصمد (۷۶۹-۸۴۵ھ/۱۳۶۷-۱۴۴۱ع)۔
إمتاعُ الأسماع بما للنبي من الأحوال والأموال والحفدة والمتاع - بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ع۔
۷۴. ملا علی قاری، نور الدین بن سلطان محمد ہروی حنفی (م ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۶ع)۔
جمع الوسائل في شرح الشمائل - کراچی، پاکستان: نور محمد، اصح المطابع۔

۷۵. مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی (۹۵۲-۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵-۱۶۲۱ء)۔ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔
۷۶. منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱- ۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵-۱۲۵۸ء)۔ الترغیب والترہیب من الحدیث الشریف۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔
۷۷. نسائی، ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔
۷۸. نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمن (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن الکبریٰ۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔
۷۹. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶- ۴۳۰ھ/ ۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العربی، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔
۸۰. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶- ۴۳۰ھ/ ۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ دلائل النبوة۔ حیدر آباد، بھارت: مجلس دائرہ معارف عثمانیہ، ۱۳۶۹ھ/ ۱۹۵۰ء۔
۸۱. وادیاشی، محمد بن علی بن احمد اندلسی (۷۲۳-۸۰۴ھ)۔ تحفة المحتاج

- إلى أدلة المنهاج - مكة المكرمة، سعودي عرب: دارحراء، ۱۴۰۶ھ -
۸۲. ہندی، حسام الدین علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال - بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء -
۸۳. بیٹی، نور الدین ابوالحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ مجمع الزوائد - قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء -
۸۴. ابو یعلیٰ، احمد بن علی بن ثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/۸۲۵-۹۱۹ء)۔ المسند - دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء -
۸۵. ابو یعلیٰ، احمد بن علی بن ثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/۸۲۵-۹۱۹ء)۔ المعجم - فیصل آباد، پاکستان: إدارة العلوم الأثریہ، ۱۴۰۷ھ -